بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

سید الاولیاء محمد داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

سید الانبیاء محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 46 | ۲۹ جمادی الاولیٰ تا ۵ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ 20 تا 26 مارچ 2015ء | شمارہ: 11

شاہ عبداللہ

بن عبدالعزیز آلِ سعود

مرحوم بین المذاہب مکالمے کے داعی تھے

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

وہ بوئے گل تھا کہ نغمۂ جاں

شادی

فضائل، احکام و مسائل

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

وہ صحابی جنہوں نے اللہ کے راستے میں پہلا تیر چلایا

قرآن و سنت کی روشنی میں

- منہ کے بل لیٹنا.....؟!
- مسائل جمعۃ المبارک.....؟!
- پڑھائی کے بہانے نماز دیر سے پڑھنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

نصرتِ الٰہی کیسے ممکن ہے؟!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾ (محمد)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بھی رکھے گا۔''

قانون الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم اور ملت کو عزت و افتخار سے نوازتے ہیں جو قوم ثابت کر دکھائے کہ وہ اسی افتخار اور وقار کے لائق ہے۔ اس کے خاص عوامل اور اسباب ہیں جن کا اختیار کرنا ایک قوم اور ملت کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے اہم اس عہد الٰہی سے وفا ہے جو ایک مسلمان کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر کے کرتا ہے۔ یعنی توحید الٰہی اور محمد کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت اور اس کا عملاً اظہار۔ اللہ کی مدد و نصرت کا حصول صرف اسی صورت ممکن ہے کہ افراد امت توحید الٰہی کو اپنائیں، تعلیمات محمدی ﷺ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور شرک و معاصی سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اگر ایسا کرنے میں آج کا مسلمان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر تمام قرآنی وعدوں کے مظاہر بھی انسان خود دیکھ لے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ کہ تم اللہ کے ہو جاؤ اللہ تمہارا حامی و مددگار بن جائے گا۔ تب نہ تو دشمن کے ہتھکنڈے کسی کام کے رہیں گے اور نہ ہی اغیار کی شان و شوکت مسلمانوں پر غلبہ پا سکے گی اور اللہ کی معیت و نصرت مسلمانوں کو ہر دم حاصل رہے گی۔

﴿ وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (الروم)

''ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''

جو اللہ سے عہد وفا نبھائے گا اللہ بھی اسے عزت و تکریم سے نوازیں گے اور شان و شوکت والی زندگی عطاء فرمائیں گے۔ جو اللہ سے کیے وعدے سے روگردانی کرے گا تو پھر دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اسکا مقدر ہوگی اور آخرت میں بھی ناکامی اور خسران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب مسلمان قوم اور حکومتوں کے لیے دین الٰہی کا پرچار و نفاذ سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ اور مقصد حیات بن جائے گا' اور اسی کو وہ اپنے لیے دستور العمل سمجھیں گے اور تمام معاملات زندگی میں اسی سے رہنمائی لینے لگیں گے تب نصرت الٰہی بھی شامل حال ہوگی اور شان و شوکت اور عظمت و بلندی انہیں کا مقدر ٹھہرے گی اور آخرت میں بھی کامیابی انہیں کا دامن تھامے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ﴾ (الحج)

''جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑی قوتوں اور غلبے والا ہے۔''

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ ﴾ (غافر)

''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔''

مسلمانوں کا توحید الٰہی کو' تمام لوازمات کے ساتھ اپنانا اور شریعت محمدیہ ﷺ کا اپنے تمام معاملات زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرز پر نفاذ ہی اس چیز کا ضامن ہے کہ مسلمانوں پر سے خوف کے بادل چھٹ جائیں اور عزت و وقار والی پر امن زندگی گزاریں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

گستاخِ رسول کی سزا..... سر تن سے جدا

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ". فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قَالَ: فَأْذَنْ لِي، فَأَقُولَ. قَالَ: "قَدْ فَعَلْتُ".] (رواہ بخاری)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔'' یہ سنتے ہی سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' فوراً کہا: میں اے اللہ کے رسول! پھر عرض کی' کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' تو عرض کیا' پھر مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجیے (یعنی ایسی بات جس سے میں اس کی ہمدردی حاصل کر لوں) آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کا دوست تھا اور باہم کبھی کبھار ملتے بھی تھے۔ ایک دن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب سے ملنے کے لیے اس کے قلعہ میں گئے اور باتوں باتوں میں کہا کہ یہ شخص یعنی رسول اللہ ﷺ ہم سے فقراء و مساکین کے لیے صدقہ اور زکوٰۃ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ میں اس وقت آپ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر کعب نے کہا: ابھی تو ابتدا ہے آگے چل کر تمہیں پتہ چل جائے گا اور تم اس سے اکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تو ہم ان پر ایمان لا چکے ہیں' اس وقت پیچھے ہٹنا مناسب نہیں۔ اب ہم انجام کے منتظر ہیں۔ اس وقت میری یہ خواہش ہے کہ آپ کچھ غلہ ہمیں ادھار دے دیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے مگر آپ کوئی چیز میرے پاس رہن رکھ دیں۔ انہوں نے پوچھا کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہیں؟ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دیں۔ انہوں نے کہا یہ تو ساری عمر کے لیے عار ہے' لوگ ہماری اولاد کو کہیں گے تم وہی ہو نا جو تھوڑے سے غلے کے عوض رہن رکھے گئے تھے؟ ہاں ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب نے یہ بات مان لی اور یہ وعدہ کیا کہ رات کی تاریکی میں آ کر ہتھیار دے جائیں اور غلہ لے لیں۔ حسب وعدہ یہ لوگ رات کو کعب کے پاس گئے اور قلعہ کے باہر جا کر آواز دی۔ آواز سن کر کعب نے اپنے قلعہ سے اترنے کا ارادہ کیا تو اس کی بیوی نے کہا: اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ کعب نے کہا محمد بن مسلمہ اور میرا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے کوئی غیر نہیں۔ بیوی نے کہا: مجھے اس آواز سے خون ٹپکتا نظر آ رہا ہے۔ وہ اپنی بیوی کے روکنے کے باوجود نیچے آ گیا۔

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو سمجھا دیا تھا کہ جب میں اس پر قابو پا لوں تو میرا اشارہ پاتے ہی اس کا سر تن سے جدا کر دینا۔ جب کعب ان کے پاس آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج جیسی خوشبو تو میں نے کبھی محسوس نہیں کی' کیا آپ مجھے اپنے معطر سر کو سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا ہاں! اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خوب تعریف کی اور دوبارہ سونگھنے کی اجازت مانگی اس نے پھر اجازت دے دی۔ اس وقت انہوں نے بار بار سر کو سونگھا۔ اسی دوران اس کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر ساتھیوں کو اشارہ کر دیا جنہوں نے پل جھپکتے ہی اس کا سر قلم کر دیا اور رات کے آخری حصے میں حضور ﷺ کی خدمت میں اس گستاخ کا سر پیش کر دیا جسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان چہروں نے فلاح پائی'' انہوں نے جواباً عرض کی' سب سے پہلے آپ کا چہرہ مبارک کامیاب ہوا۔ آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا' اس واقعہ سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی۔

Monthly MUHADDIS
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone: 5866476, 5866396

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے!

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عالمی استعماری طاقتیں مسلمانوں کو مختلف مسائل ومشکلات میں الجھا کر اور ان میں تفرقہ پیدا کر کے خود ان کو اپنا دست نگر بنانا چاہتی ہیں۔ بہت سی مسلمان مملکتیں جو بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال' انہیں افرادی قوت اور ہنر مند افراد بھی حاصل ہیں مگر وہ اپنے وسائل کو کما حقہ استعمال کرنے کا اختیار نہیں رکھتیں۔ افسوسناک امر یہ بھی ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی ساٹھ سے زیادہ مملکتیں ہیں مگر وہ آپس میں متحد نہیں۔ ان کی سوچ' فکر مختلف اور کامیابی کے پیمانے مختلف ہیں۔ اس کے برعکس [الکفر ملة واحدة] ہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہے مگر بین الاقوامی طور پر انہیں کوئی وقعت حاصل نہیں۔ اس کی وجہ آپس میں اتحاد کا فقدان ہے۔

بلاشبہ اس وقت مسلمان جس کٹھن دور سے گزر رہے ہیں وہ گزشتہ دو تین سو سالہ دور سے بھی زیادہ جاں گسل ہے۔ پہلے تو وہ سیاسی واقتصادی طور پر پریشان تھے اب تو مسلمانوں سے جینے کا حق بھی چھینا جا رہا ہے۔ فلسطین میں مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر میں مسلمان موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ دوشیزاؤں کے سہاگ لٹ رہے ہیں۔ بہو بیٹیوں کی عصمتوں کے آبگینے چکنا چور ہو رہے ہیں۔ برما' فلپائن اور ارٹیریا کے مسلمان بڑے مقہور ومجبور ہیں۔ آہ ان بے بس مسلمانوں کی آہیں اور سسکیاں کب تک بے اثر رہیں گی؟ ان کے مصائب وآلام کا مداوا کب ہوگا؟ عراق' مصر' شام اور لیبیا میں کتنے مسلمان موت کی وادی میں چلے گئے۔ ظالم وجابر لوگ تاریخ کو فراموش نہ کریں کہ جبر وتشدد کی بنیاد پر قائم کوئی نظام زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ روس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اس کے ظلم وستم کے خاتمہ سے کتنی ریاستیں آزادی سے ہمکنار ہوئیں۔ آج برہمنی سامراج اس لیے پریشان ہے اور وہ مقبوضہ کشمیر پر بہرصورت اپنا قبضہ قائم رکھنا چاہتا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ کشمیر کی آزادی کے بعد بھارت کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب مقبوضہ کشمیر سے ظلم کی شب ختم اور آزادی کی صبح طلوع ہو کر رہے گی۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ امریکہ اور یورپ کی خوشحالی کا دار ومدار اس بات پر ہے کہ ایشیا اور افریقہ میں بھاری صنعتیں قائم نہ ہونے پائیں اور وہ خام مال کے عوض اپنی مصنوعات یورپ سے منگواتے رہیں۔ اگر ان ممالک میں بھی کسی طرح کاریں' انجن' ٹینک اور طیارے بننے شروع ہو جائیں تو یورپ کی معیشت چند سال میں تہہ وبالا ہو کر رہ جائے اور ان کے اپنے کارخانے بند ہو جائیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری متمول ریاستیں اپنی دولت بڑی بڑی عمارتوں' ہوٹلوں اور محلات پر خرچ کر رہی ہیں اور سٹیل ملوں اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یورپ اور امریکہ خرمن اسلام سے اٹھنے والی چنگاریوں سے بھی خائف ہیں اور وہ اسلام دشمنی میں اس قدر آگے جا چکے ہیں کہ ان سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں جو کتاب وسنت کی تعلیم دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ استعماری طاقتوں کو یہ بھی پسند نہیں۔ آخر میں یہ تلخ حقیقت تسلیم کیے بغیر چارا نہیں کہ پورا کفر' اسلام کے خلاف متحد ہے۔ اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے ہمارے پاس وہی نسخہ کیمیا ہے جسے قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾

اس مقام پر یہ بھی ضروری ہے کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعودؒ	3
احکام ومسائل	4
شادی کے فضائل' فوائد اور احکام (خطبہ حرم)	6
کدھر سے آیا کدھر گیا وہ!	10
علامہ تو قاعدہ' تو سلیقہ	12
اسلام..... دین رحمت	14
سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	15
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاریاں	18
حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی	19
اخبار الجماعۃ	21

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "لٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آلِ سعود رحمہ اللہ

(بین المذاہب مکالمے کا داعی)

تحریر: جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود، خادم الحرمین الشریفین 91 برس کی عمر گزار کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ یکم اگست 1924ء کو پیدا ہوئے۔ اگست 2005ء کو انہوں نے اپنے رضاعی بھائی شاہ فہد کی وفات کے بعد تخت کو کامیابی سے سنبھالا۔ شاہ عبداللہ کی جگہ ان کے 79 سالہ بھائی شاہ سلمان بن عبدالعزیز سعودی عرب کے نئے بادشاہ بنے ہیں جنہیں دو برس قبل شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد ولی عہد کا منصب عطا کیا گیا تھا۔ شاہ عبداللہ سعودی عرب کی وحدت کا ہر قیمت پر دفاع کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ انہوں نے کسی اندرونی اور بیرونی دشمن کو سعودی عرب کی قومی سلامتی اور وحدت کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہ دینے کا پختہ عزم کر رکھا تھا۔ وہ دہشت گردی کو ایک عالمی مسئلہ سمجھتے اور کہا کرتے تھے کہ سعودی عرب دہشت گردی کے خطرات سے نبرد آزما رہے گا۔ انہیں مذہب، تاریخ اور عرب ثقافت کے موضوعات سے خاص دلچسپی تھی۔ انہیں جدید سعودی عرب کا داعی سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے دور میں مملکت کی ترقی پر خصوصی توجہ دی اور تعلیم، صحت، انفرااسٹرکچر اور معیشت کے شعبوں میں کئی بڑے منصوبے شروع کئے۔

شاہ عبداللہ کے نمایاں کارناموں میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع کے منصوبے، 4 اقتصادی شہروں کے قیام کا منصوبہ، شاہ عبداللہ یونیورسٹی، پرنس نورہ یونیورسٹی کا قیام اور کئی بڑے فلاحی منصوبے شامل ہیں۔ انہوں نے سعودی عدالتی نظام کی تاریخی تشکیل نو کی بھی منظوری دی۔ وہ سرزمین حرمین کو تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لئے تاریخی اور تمدنی ورثہ سمجھتے تھے۔ ان سے ہونے والی ملاقاتوں اور مختلف کانفرنسوں میں ان کے خیالات جاننے کا موقع ملا۔ وہ مختلف مذاہب کے درمیان مکالمے کے بہت بڑے داعی تھے۔ وہ اعتدال پسند شخصیت کے مالک تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے سرزمین حرمین میں مختلف نسلوں، ثقافتوں اور مذاہب کے لوگوں کو یہاں مل جل کر رہتے دیکھا ہے۔ یہ سرزمین دیگر تہذیبوں کے ساتھ بھی انسانیت کی ترقی میں مددگار ثابت ہو چکی ہے۔ ان کے نزدیک اسلام اعتدال پسندی اور تحمل کا مذہب ہے۔ یہ پیغام تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین تعمیری مکالمے کی دعوت دیتا ہے۔ وہ اپنے پیغام میں اس عزم کا بھی اظہار کرتے کہ انسانیت کے لئے ایک نیا باب کھولنے کی ضرورت ہے جو اختلاف کی جگہ اتفاق قائم کرے۔ ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم دنیا کو بتادیں کہ اختلافات کو تنازعات اور تصادم میں تبدیل نہیں ہونا چاہئے۔ اور یہ بھی واضح کریں کہ انسانی تاریخ میں جو سانحے ہو چکے ہیں ان کی بنیاد مذہب نہیں تھی بلکہ وہ ایک ایسی انتہاء پسندی کا نتیجہ تھے جس میں تمام آفاقی مذاہب اور تمام سیاسی نظریات کے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ ملوث رہے ہیں۔

انہوں نے بین المذاہب کانفرنس میں اپنی وسعت نظری اور اعلیٰ حوصلگی کا شاندار مظاہرہ کیا اور آفاقی سوچ کا بہترین مظاہرہ کیا اور کہا کہ بنی نوع انسان اقدار کے انحطاط اور نظری پراگندگی کا شکار ہے اور ایک ایسے نازک دور سے گزر رہی ہے جس میں تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، دہشت گردی زوروں پر ہے، خاندان منتشر ہو رہے ہیں۔ نوجوان نسل منشیات میں ڈوب کر بھٹک رہی ہے۔ امیر غریب کا استحصال کر رہا ہے اور نسلی بنیادوں پر غلیظ رجحانات پروان چڑھ رہے ہیں۔ یہ سب اس روحانی خلاء کا نتیجہ ہے جو لوگوں میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ خدا کو بھول جاتے ہیں اور تب خدا ایسا کرتا ہے کہ وہ خود کو بھی فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پاس اس صورتِ حال کا اس کے سوا کوئی اور حل نہیں ہے کہ ہم سب مذاہب اور تہذیبوں کے مابین مکالمے کے ذریعے ایک متحدہ نقطہ نظر پر متفق ہو جائیں جو ہمارے درمیان مشترک ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے قریب لاتے ہیں۔ یعنی خدا پر پختہ ایمان، اعلیٰ اصول اور ارفع اخلاقی قدریں۔ یہ باتیں مذہب کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ انسان اس کرۂ ارض اور اس پر موجود ہر چیز کی تباہی و بربادی کی وجہ ہو۔ لیکن وہ اسے امن و آشتی کے نخلستان میں بدلنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے جس میں مذاہب، فلسفیانہ نظریات اور عقائد کے ساتھ وابستگی اکٹھے رہ سکتے ہیں اور جہاں ایک دوسرے کے احترام کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں اور اپنے مسائل کو تشدد کی بجائے بات چیت سے حل کر سکتے ہیں۔ اللہ کے کرم سے انسان میں نفرت کو محبت کے ذریعے، کبر اور تنگ نظری کو تحمل و بردباری کے ذریعے ختم کرنے کی صلاحیت بھی ہے جو تمام بنی نوع انسان کو اس عظمت سے لطف اندوز ہونے کے قابل بناتی ہے جو خدا نے سب انسانوں پر نازل کی ہے۔ ہم اس مکالمے کو ایمان کی کفر پر، خیر کی شر پر، انصاف کی ظلم پر، امن کی جنگوں اور تنازعات پر اور انسانی اخوت کی نسل پرستی پر فتح کی علامت بنادیں۔ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی ان کی سوچ کو مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے۔

شاہ عبداللہ 1970ء کی دہائی میں مشرق وسطیٰ کے لئے امریکی پالیسی کے بڑے ناقد اور عرب ممالک کی یکجہتی کے حامی کے طور پر سامنے آئے۔ ان کا موقف تھا کہ عرب ممالک کا اتحاد ہی تیل کی دولت سے مالا مال ان ممالک کو مغرب کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت دے سکتا ہے۔ 1991ء میں کویت پر عراقی حملے کے بعد شاہ عبداللہ سعودی عرب میں امریکی فوج کی تعیناتی کے حق میں نہیں تھے اور ان کا خیال تھا کہ صدام حسین سے بات چیت کے ذریعے یہ معاملہ بہتر انداز میں حل ہو سکتا ہے۔ سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی طرف گرمجوشی سے ہاتھ بڑھایا۔ درست، بروقت اور دوراندیشانہ فیصلے کئے۔ پاکستان کو امریکی دباؤ میں نہیں آنا چاہئے اور سعودی عرب کے گرمجوشی سے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو اسی گرمجوشی سے تھام لے تو پاک سعودیہ سپر پاور وجود میں آ سکتی ہے۔ پاکستان میں سعودی عرب کے خلاف پائے جانے والے عناصر کی منفی سرگرمیوں کو بھی دیکھنا ہوگا جو بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان خلیج پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔ ہم ہر قیمت پر حرمین شریفین کا تحفظ کریں گے کیونکہ سعودی عرب عالم اسلام کی وحدت کا مرکز ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل Email: hammad3316@yahoo.com

''جمعۃ المبارک'' یا صرف ''جمعہ''

سوال ہماری کلاس میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ جمعہ کے دن کو جمعۃ المبارک کہا جاتا ہے' اس دن میں کیا خصوصیات ہیں جن کی بناء پر اسے جمعۃ المبارک کہا جاتا ہے؟ حالانکہ خصوصیت کے ساتھ اس دن کا روزہ رکھنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔

جواب جمعہ کا دن کئی ایک خصوصیات کا حامل ہے' جن میں کچھ حسب ذیل ہیں:

- ہم مسلمانوں کے لیے جمعہ کا دن بطور قومی تہوار ہے' جس طرح یہود کے لیے ہفتہ اور عیسائیوں کے لیے اتوار ہے۔ ہم اس دن میں بطور خاص اللہ کی عبادت بجالانے پر مامور ہیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''یہ وہ دن ہے جس میں اللہ کی عبادت بجالانا ہم پر فرض ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی ہے' باقی لوگ ہمارے پیچھے ہیں یعنی یہودی کل بروز ہفتہ اور عیسائی پرسوں بروز اتوار عبادت بجالاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم' الجمعہ: ۱۹۷۸)
- رسول اللہ ﷺ نے اس دن کو تمام دنوں سے بہتر اور افضل قرار دیا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے' اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اس دن انہیں جنت سے نکالا گیا۔'' (مسلم' الجمعہ: ۱۹۷۷)

سیدنا آدم علیہ السلام کے جنت سے نکالے جانے کو جمعہ کی فضیلت اس لیے شمار کیا گیا ہے کہ اس میں زمین کی آبادی' اللہ کی شریعت پر عمل درآمد اور اس کے تقرب کا حصول' انبیاء کرام علیہم السلام کا ظہور اور زمین پر عدل وانصاف کے قیام کا آغاز ہوا۔

- جمعہ کے دن عبادت کرنے والے کو ایسی مغفرت سے نوازا جاتا ہے کہ دوسری کسی نماز کی ادائیگی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص غسل کر کے جمعہ پڑھنے کے لیے چلے' پھر حسب توفیق نماز ادا کرے اور خاموش رہ کر امام کا خطبہ سنے' پھر اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے تو اس جمعہ سے لے کر آئندہ جمعہ بلکہ مزید تین دن تک اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم' الجمعہ: ۱۹۸۷)
- جمعہ کی فضیلت میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک گھڑی رکھی ہے' جو شخص بھی بحالت نماز اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوا اسے پالے تو اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں اس کا بطور خاص ذکر ہے۔ (النسائی' الجمعہ: ۱۳۹۰)

لہٰذا ہر مسلمان کو جمعہ کے دن اس عظیم نعمت کے حصول کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ بہرحال جمعہ کا دن متعدد خصوصیات کا حامل ہے۔ امام ابن قیمؒ نے اس دن کی تینتیس (۳۳) خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی ان کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۳' ص ۳۵۳)

ان خصوصیات کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے دوسرے تمام دنوں سے افضل قرار دیا ہے بلکہ اسے تمام دنوں کا سردار کہا ہے۔ (مسند امام احمد: ج ۳' ص ۴۳۰)

لہٰذا اس دن کا یہ حق ہے کہ اسے ''جمعۃ المبارک'' کہا جائے' کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے بے شمار خیر و برکات کا حامل ہے۔ واللہ اعلم!

منہ کے بل لیٹنا

سوال کچھ لوگ سوتے وقت منہ کے بل لیٹ جاتے ہیں' کیا شرعی طور پر اس طرح لیٹنا جائز ہے؟ ہمارے خطیب صاحب نے ایک دن خطبہ جمعہ میں اس کی ممانعت بیان کی تھی' قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیں۔

جواب ہمارا دین اسلام تمام شعب ہائے زندگی میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے کے آداب سے آگاہ کیا ہے۔ آپ نے امت کو ہدایت فرمائی ہے کہ سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لیا جائے پھر بستر کو اپنی چادر کے پلو سے جھاڑا جائے۔ مبادا اس پر کوئی نقصان دہ چیز آ گئی ہو۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر مسنون دعائیں پڑھی جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ دعا کے بعد کوئی گفتگو نہ کی جائے۔ جب نیند سے بیدار ہو تو بھی مسنون دعا پڑھے۔ اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ سونے کے آداب سے ہے کہ منہ کے بل نہ لیٹا جائے۔ جدید طب میں بھی اس کی ممانعت ہے کیونکہ ایسا کرنے سے معدہ کی کارکردگی مجروح ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا طہفہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو مجھے اپنے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ''اس انداز سے کیوں سوتے ہو؟ سونے کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔'' (ابن ماجہ' الادب: ۳۷۲۳)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ''پیارے جندب! اس طرح لیٹنا اہل جہنم کا انداز ہے۔'' (ابن ماجہ' الادب: ۳۷۲۴)

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا طہفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں پھوڑے کی تکلیف کی وجہ سے اوندھے منہ اپنے پیٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے' انہوں نے دیکھا کہ کسی نے انہیں اپنے پاؤں سے

حرکت دی ہے اور کہا: ''اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔''..... وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ابوداود' الادب: ۵۰۴۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ پیٹ کے بل سونا شرعی طور پر جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال ہمارے والد گرامی فوت ہوئے' پسماندگان میں تین لڑکے' چار لڑکیاں اور ایک بیوہ ہے' ان کا ترکہ دس بیگے زرعی زمین ہے' اس کی تقسیم کیسے ہوگی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمادیں۔

جواب میت کے ترکہ سے چار حقوق تعلق رکھتے ہیں جو بالترتیب حسب ذیل ہیں:

- کفن ودفن..... اگر میت کے کفن ودفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس کے ترکہ سے مناسب انداز کے ساتھ کفن ودفن کا انتظام سب سے پہلے کیا جائے گا۔
- ادائیگی قرض..... اس کے بعد میت کے ذمے جتنا قرض ہو اسے ادا کیا جائے خواہ ادائیگی میں تمام ترکہ صرف ہو جائے۔ حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔
- وصیت..... قرض کی ادائیگی کے بعد میت کی جائز وصیت کو پورا کیا جائے' جائز وصیت کی تین شرائط ہیں:

① وہ کل جائیداد کی ایک تہائی یا اس سے کم ہو۔ ② وصیت کسی شرعی وارث سے متعلق نہ ہو۔

③ وہ جائز کام کے لیے ہو' حرام اور ناجائز وصیت کو پورا کرنا درست نہیں۔

- مذکور مراحل کو تقسیم سے پہلے پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد چوتھا حق یہ ہے کہ اسے عدل وانصاف کے ساتھ ورثاء میں تقسیم کیا جائے' پہلے ان ورثاء کو دیا جائے جن کے حصے طے شدہ ہیں۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبات میں تقسیم کرنا چاہیے۔ ان کی عدم موجودگی میں ذوالارحام' حقدار ہیں۔

صورت مسئولہ میں سب سے پہلے بیوہ کا آٹھواں حصہ نکالا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر مرنے والے کی اولاد ہو تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔'' (النساء: ۱۲)

باقی سات حصے اس طرح تقسیم کیے جائیں کہ ایک لڑکے کو لڑکی کے مقابلہ میں دوگنا حصہ ملے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تمہیں اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔'' (النساء: ۱۱)

سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے اسی حصے بنا لیے جائیں' ان میں سے دس حصے بیوہ کو' چودہ حصے فی لڑکا اور سات حصے فی لڑکی دیئے جائیں۔ زرعی زمین دس بیگے ہیں' جن کے آٹھ صد مرلے بنتے ہیں' اس بناء پر درج ذیل نقشے کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے۔

میت کی جائیداد ۸۰۰ مرلہ							
بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
100	140	140	140	70	70	70	70

واللہ اعلم!

نماز کو پڑھائی کی وجہ سے لیٹ کرنا

سوال میں ایک اکیڈمی میں پڑھتا ہوں' وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے' ہمارے پاس ہی مسجد ہے' وہاں اذان ہوتی ہے لیکن اکیڈمی والے مسجد میں نہیں جانے دیتے' اس بناء پر نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ کیا ایسے حالات میں نماز کو دیر سے پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب ہمارے معاشرہ میں تعلیم وتربیت کی بہت کمی ہے' اس لیے علماء حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گرد وپیش میں رہنے والے افراد کی اسلامی خطوط پر تربیت کریں' انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا جائے اور مقاصد شریعت سے آگاہ کیا جائے۔ سوال میں ذکر کردہ المیہ کئی ایک مقامات پر دیکھنے میں آتا ہے۔ مثلاً:

- ایک مزدور کہیں تعمیراتی کام میں مزدوری کرتا ہے تو مالک مکان یا ٹھیکیدار اسے نماز کے لیے وقت نہیں دیتا کہ ایسے اوقات میں مزدور کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔
- ایک ملازم کسی دکان پر ملازمت کرتا ہے تو دکاندار اسے نماز بروقت ادا کرنے کے لیے دس پندرہ منٹ کی رخصت نہیں دیتا کہ اس سے کاروبار متاثر ہوتا ہے۔
- ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل حضرات بھی اپنے ماتحت ٹیچروں سے یہی برتاؤ کرتے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پڑھانا تمہاری ڈیوٹی میں شامل ہے جس کے بدلے تمہیں تنخواہ دی جاتی ہے۔

الغرض بہت سے حضرات کا یہ مسئلہ ہے کہ انہیں بروقت نماز ادا کرنے کے لیے وقت نہیں دیا جاتا' ممکن ہے کہ کچھ مزدور یا ملازمین نماز کی ادائیگی کو اپنی ڈیوٹی سے کوتاہی کے لیے بطور بہانہ استعمال کرتے ہوں تاہم نماز ایک ایسا فریضہ ہے کہ قیامت کے دن حقوق اللہ میں سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ اگر اس میں ناکامی ہوئی تو آگے حساب نہیں چلے گا۔ اسی کو بنیاد بنا کر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ بہرحال نماز کو اس بناء پر مؤخر نہیں کیا جا سکتا کہ اہلکار کو رخصت نہیں ملتی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے کچھ امراء ہوں گے کہ چند چیزیں انہیں بروقت نماز پڑھنے سے غافل کر دیں گی حتی کہ اس کا وقت گزر جائے گا' جب یہ صورت حال ہو تو تم نماز کو بروقت ادا کرو۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۴۳۳)

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی یہ وصیت کی تھی کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں تاخیر نہ کی جائے۔ (ترمذی' مواقیت الصلوٰۃ: ۱۷۱)

بہرحال اگر ماتحت عملے کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی تو ایسی ملازمت کو ترک کر دیا جائے اور کسی دوسری جگہ ملازمت کر لی جائے۔ اس بناء پر نماز کو لیٹ کرنا جائز نہیں کہ مالک نے اجازت نہیں دی ہے۔ واللہ اعلم!

شادی کے فضائل، فوائد اور احکام

امام حرم مکی فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر علی الحذیفی حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظرثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اللہ سے ویسے ڈرو جیسے اس نے حکم دیا ہے اور جن کاموں سے اس نے منع فرمایا اور روکا ہے، ان سے باز رہو۔

اے بندگانِ الٰہی! پروردگار کا ارادہ شرعاً اور کوناً اس بات کا متقاضی ہوا کہ اس کائنات کو ایک مقرر مدت تک کے لیے آباد کرے۔ جبکہ ظاہر ہے کہ یہ آبادی تعاون، ہم آہنگی، اتحاد اور زندگی کو عادلانہ، نفع مند اور مبنی بر حکمت قوانین پر استوار کیے بغیر ممکن نہیں۔

انسان کو اس زمین میں خلافت سونپی گئی ہے تاکہ وہ اسے سنوارے اور آباد کرے اور اس پر اللہ کی عبادت کرے، اس کی خوش بختی اللہ کی فرمانبرداری میں مضمر ہے اور بدبختی اللہ کی نافرمانی میں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾

''اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔'' (النور)

اور فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ (النسآء)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اُسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ﴾ (المؤمنون: 71)

''اور حق اگر کہیں اِن کی خواہشات کے پیچھے چلتا تو زمین اور آسمان اور ان کی ساری آبادی کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔''

اس زندگی میں انسان کا پہلا قدم اور ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ اللہ کے ضابطے اور پیغمبر ﷺ کی سنت کے مطابق وہ بیوی کے ساتھ رشتے میں بندھ جائے اور ان کے درمیان مشترکہ مفادات اور مصلحتوں کا ناتا قائم ہو، باہمی تعاون، ہمدردی اور الفت کے جذبات ہوں۔ وہ دونوں اعلیٰ مقاصد اور عمدہ اہداف کے لیے سرگرم ہوں، پاکیزہ تعمیری خصلتوں کو بروئے کار لائیں اور بابرکت مفاد اور نیک اولاد کا حصول ہو۔

شادی آنے والی نسلوں کے لیے ایک گود ہے، بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے اور نوجوان نسل کو اصلاح وتعمیر اور سدھار کی جانب موڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

شادی آنے والی نسلوں کے لیے ایک گود ہے، بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے اور نوجوان نسل کو اصلاح وتعمیر اور سدھار کی جانب موڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

ماں باپ کا اثر اولاد پر دائمی ہوتا ہے اور ماں باپ ہی ایک نیک معاشرے کی بنیادی اینٹ ہوتے ہیں، نئی پود کے لیے مہربانی، شفقت، پیار، حسن سلوک اور نگہداشت کا گہوارہ ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ نیک ہوں۔ ماں باپ ہی اس رشتہ داری اور قرابت کی بنیاد ہوتے ہیں جس کے سبب امداد باہمی، تعاون، ہمدردی، وابستگی، محبت اور ایک دوسرے کو افتادوں سے بچانے کی ایک فضا قائم ہوتی ہے۔

شادی ہمیشہ سے رائج رہنے والا ایک ایسا طریقہ ہے جس کے فوائد کا کوئی شمار ہے اور نہ برکتوں کی کوئی انتہاء، یہ ایک ایسا دائمی اور پائیدار رواج ہے جس کی منفعتیں ناقابل انتہاء ہیں۔

شادی انبیاء اور پیغمبروں علیہم السلام کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً﴾ (الرعد: 38)

''تم سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور اُن کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا۔''

جبکہ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾

''جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔'' (الفرقان)

اللہ تعالیٰ نے شادی کا حکم دیا اور فرمایا:

﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (النور)

''تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں، اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دو اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا، اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہو، وہ ضرور شادی کرے یہ نگاہ کو جھکانے اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، لیکن جو آدمی اس کی طاقت نہ رکھتا ہو، اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ اس (شہوت) کا توڑ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اس حدیث میں آنے والے لفظ ''الباءۃ'' سے مراد حق مہر، نان نفقہ اور رہائش کے اخراجات ہیں۔ جبکہ نکاح کی خواہش رکھنے والا اگر نکاح کرنے کی مالی استعداد نہ رکھتا ہو تو جب تک اسے شادی کی استعداد حاصل نہ ہو جائے اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ اس میں اجر بھی ہے اور اس سے شہوت بھی کمزور پڑتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ازواج مطہرات سے نبی کریم ﷺ کے ان نیک اعمال کے متعلق پوچھا جو آپ ﷺ تنہائی میں کرتے تھے۔ پھر ایک نے کہا کہ میں شادیاں نہیں کروں گا، دوسرے نے کہا، میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں بستر پر نہیں سویا کروں گا۔ جب نبی کریم ﷺ کو یہ ساری باتیں پہنچیں تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں حالانکہ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی لیتا ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہوئی ہیں، اس لیے جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں حالانکہ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی لیتا ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہوئی ہیں، اس لیے جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اسلام نے ایسے شخص کے لیے نکاح کو واجب قرار دیا ہے جو استعداد بھی رکھتا ہو اور شادی کی خواہش بھی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو، قیامت کے دن میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر انبیاء پر فخر کروں گا۔'' (مسند احمد)

شادی میاں بیوی کے لیے پاکیزگی اور عفت کا باعث ہے، معاشرے کا سدھار ہے اور راہروی سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ)

''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا، اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان لانے والے ہو تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔''

شادی معاشرے میں قوم لوط علیہ السلام کی برائی اور زنا کو پھیلنے سے روکتی ہے۔ اگر کسی علاقے میں زنا پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ وہاں غربت، ناداری اور ذلت مسلط کر دیتا ہے، ان میں ایسی ایسی وبائیں اور بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں جو ان کے اگلے لوگوں میں نہیں تھیں اور زنا کاروں کو آخرت میں جو عذاب اور رسوائی ملنے والی ہے، وہ علیحدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۙ﴾

''جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے، اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔'' (الفرقان)

کوئی بھی شخص جو قوم لوط علیہ السلام کی برائی میں مبتلا ہو، اس کا دل بگڑ جاتا ہے، اس کی فطرت کج ہو جاتی ہے، اس کے نفس میں خباثت اور اخلاق میں ٹیڑھ آ جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں اسے سخت ترین سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لوط علیہ السلام کی قوم کو جو سزا دی گئی اور جو ان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھی، وہ ہم سب کو معلوم ہے۔ جبریل علیہ السلام نے ان کی بستیوں کو آسمان کی بلندی سے زمین پر دے مارا، اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دیا، اللہ نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی، جبکہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ٹھکانا جدا۔

اس جرم کی سنگینی ہی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قوم لوط علیہ السلام کا عمل کرنے والے پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ قوم لوط علیہ السلام کا عمل کرنے والے پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ قوم لوط علیہ السلام کا عمل کرنے والے پر لعنت کرے۔''

چنانچہ شادی اغلام بازی اور زنا سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، دل کی طہارت اور نفس کی پاکیزگی ہے اور اولاد کے حصول کا ذریعہ ہے جو زمین پر اللہ کی بندگی کرتی ہے اور یہاں آبادی کا ذریعہ بنتی ہے۔

دینی طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے لیے ایسی بیوی منتخب کرے جو نیک ہو اور دیندار، پاکیزہ خو اور با اخلاق ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''عورت کے ساتھ چار خوبیوں کی بنیاد پر نکاح کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مال، اس کے خاندان، اس کی خوبصورتی اور اس کے دین کی بنیاد پر، چنانچہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، تمہیں دین دیکھنا چاہیے۔'' (بخاری و مسلم)

اسی طرح عورت کو بھی چاہیے کہ اپنے لیے دیندار اور صاحب اخلاق آدمی چنے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی بیٹی کس سے بیاہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''کسی پرہیزگار آدمی سے بیاہ دو، اگر اسے اس کے ساتھ محبت ہوئی تو وہ اس کی عزت کرے گا اور اگر اسے ناپسند ہوئی، تب بھی وہ اس پر ظلم نہیں کرے گا۔''

لڑکی کو اس کی رضامندی کے خلاف کسی آدمی کے ساتھ منگنی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کی رضا دیکھی

جائے گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

''بیوہ عورت سے پوچھے بنا اور کنواری عورت سے اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی اجازت کیسے سمجھی جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔'' (بخاری و مسلم)

جب کوئی مناسب آدمی منگنی کا پیغام بھیجے اور لڑکی شادی کے قابل ہو تو ولی کو اس کی شادی مؤخر کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ وہ اس کے پاس امانت ہے اور قیامت کے دن اس امانت کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

پڑھائی جاری رکھنے کے بہانے سے منگنی کا پیغام دینے والے کا پیغام ٹھکرایا نہیں جا سکتا کیونکہ یہ معاملہ اس کے خاوند سے تعلق رکھتا ہے، اگر وہ دونوں رضا مند ہوں گے تو خاوند پڑھائی کے سلسلے میں اس کی مدد بھی کر سکتا ہے۔ ویسے بھی ایسا کرنے سے لڑکی کی اگلی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

ولی کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ لڑکی کی تنخواہ کھانے کے لیے منگنی کے پیغام مسترد کرتا رہے اور اس لالچ اور حرص کی وجہ سے لڑکی برباد ہو جائے اور اولاد سے محروم رہے، ایسا کرنا عورت پر ظلم کے مترادف ہے۔ ممکن ہے کہ ایسے میں عورت اپنے ولی کو بددعا دے اور یوں یہ مال قبر میں اس کے کچھ کام نہ آئے اور وہ ناکام ہو کر رہ جائے۔

منگنی کرنے والے لڑکے اور لڑکی کے لیے مشروع ہے کہ وہ استخارہ کی نماز پڑھنے کے بعد حدیث میں آنے والی دعا پڑھیں۔

جبکہ حق مہر میں میانہ روی ضروری ہے جس سے خاوند کو بھی فائدہ ہو اور بیوی پر بھی زیادتی نہ ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''بہترین حق مہر وہ ہے جس میں آسانی کا خیال رکھا جائے۔ (ابوداؤد و حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اسے کچھ حق مہر میں دو۔'' تو انہوں نے کہا کہ ''میرے پاس کچھ نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس وہ خطمی زرہ جو ہے، (وہی دے دو)'' (ابوداؤد و نسائی)

اب دیکھیے کہ زرہ ایک بہت ہی کم قیمت چیز ہے جس کا مول چند درہموں سے زیادہ نہیں ہوتا جبکہ حضرت فاطمہ سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سلف صالحین سے اس طرح کے کئی واقعات منقول ہیں جن میں شادی کو آسان بنانے کا ذکر ملتا ہے۔

جب شادی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو بہت ساری خیر عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

''جس نے شادی کر لی، وہ اپنے آدھے دین کے متعلق بااختیار ہو گیا، جبکہ باقی آدھے کے متعلق وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔''

میاں بیوی دونوں کی ذمہ داری ہے کہ شادی کے بندھن کا خیال رکھیں کہ کہیں ٹوٹ نہ جائے کیونکہ یہ ایک مضبوط پیمان اور پختہ بندھن ہے۔ جبکہ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ عورت کے حقوق ادا کرے، اسے ویسی رہائش دے جیسی اس کے شایاں ہو اور اس پر خرچ کرے۔

میاں بیوی دونوں کی ذمہ داری ہے کہ شادی کے بندھن کا خیال رکھیں کہ کہیں ٹوٹ نہ جائے کیونکہ یہ ایک مضبوط پیمان اور پختہ بندھن ہے۔

جبکہ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ عورت کے حقوق ادا کرے، اسے ویسی رہائش دے جیسی اس کے شایاں ہو اور اس پر خرچ کرے، اور اسے اس کے مال میں سے خرچ کرنے کا کھلا اختیار نہ دے بھلے ہی وہ مالدار ہو یا کسی ملازمت پر ہو، ہاں البتہ اگر وہ ایسا کرنا چاہتی ہو تو اس کی مرضی ہے اور اگر عورت اپنے خاوند کا ہاتھ بٹائے تو اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا۔

اسی طرح خاوند کی ذمہ داری ہے کہ اس کے ساتھ مکمل میل جول رکھے اور حسن سلوک کرے اور اپنے اقوال یا افعال سے اسے تکلیف نہ دے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہو اور میں تم میں سے سب سے بڑھ کر اپنی بیویوں کے ساتھ اچھائی کرنے والا ہوں۔''

اسی طرح عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ خاوند کے حقوق ادا کرے، اس کے ساتھ اچھا میل جول رکھے، اچھے کام میں اس کی فرمانبرداری کرے، اسے تکلیف نہ پہنچائے۔ اس کے بچے، اس کے والدین اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اس کے مال کی حفاظت کرے اور اس کی غیر موجودگی میں بطور خاوند اس کا خیال رکھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیا رشاد فرمایا:

''اللہ ایسی عورت کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھتا جو اپنے خاوند کی شکر گزار نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی۔'' (مستدرک الحاکم)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے:

''جو عورت پانچ نمازیں پڑھے، بیت اللہ کا حج کرے، رمضان کے روزے رکھے، خاوند کی فرمانبرداری کرے اور شرمگاہ کی حفاظت کرے، اسے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے تیرا جی چاہے، داخل ہو جا۔''

اسی طرح میاں بیوی کی ذمہ داری ہے کہ اختلاف کی ابتداء ہی میں معاملات کو سدھاریں تاکہ برائی اور پھوٹ اس قدر نہ بڑھ جائے کہ نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلے جس سے شیطان بے پناہ خوش ہوتا ہے، خاندان ضائع ہو جاتا ہے، اولاد در بدر ٹھوکریں کھاتی اور بگڑ جاتی ہے اور گھر برباد ہو جاتا ہے۔

میاں بیوی دونوں کی ذمہ داری ہے کہ ایک دوسرے کے سلسلے میں صبر سے کام لیں، معاملات کے سدھار کے لیے صبر بہترین ذریعہ ہے، اس کے نتائج بہت اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝﴾ (النساء)

''ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ

دی ہو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی مومن اپنی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر اسے اس کی کوئی ایک عادت ناپسند ہو گی تو دوسری پسند بھی ہوگی۔'' (مسلم)

اگر کسی شخص کے لیے بلاتاخیر شادی کرنا مشکل ہو تو سے چاہیے کہ اپنے آپ کو پاکدامنی اور صبر کا پابند بنائے ورتنہائی کی حرام عادت سے خود کو بچائے جس کے بہت سے نقصانات ہیں، اسی طرح زنا اور بے راہروی سے پنے آپ کو محفوظ رکھے یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے شادی آسان بنادے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النور: 33)

''اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے اُن کو غنی کردے۔''

اسی طرح لوگوں کو چاہیے کہ ولیموں میں میانہ روی سے کام لیں اور اسراف نہ کریں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الاسراء)

''فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔''

اگر ولیمے کا کچھ کھانا بچ رہے تو اسے پھینکنا یا ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان لوگوں کو دے دیا جائے جو کھائیں اور فائدہ اٹھائیں، یہ کام کسی ایسے آدمی کو سونپا جائے جو مستحقین تک یہ کھانا پہنچادے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ﴾ (النحل)

''اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اسی نے ان بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتے عطا کیے اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں پھر کیا یہ لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی) باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کے احسان کا انکار کرتے ہیں۔''

[redacted]

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! نیکی کے بہت سے دروازے ہیں اور جنت کی راہیں آسان ہیں۔ کامیاب وہی ہے جو نیکی کے ہر دروازے پر دستک کے لیے لپکے جبکہ محرومی اسی شخص کا حصہ ہے جو نیکیوں سے بے رغبتی اختیار کرے اور برائیوں کا ارتکاب کرے۔

جو شخص اپنا مال خود اپنے اوپر اور مسلمانوں پر خرچ کرنے کی نیکی کرے، اللہ اس کے مال میں برکت ڈالتا ہے اور جو کچھ اس نے خرچ کیا ہو، اس کا بہتر بدل عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (سبا)

''جو کچھ تم خرچ کردیتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے، وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ۭ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم اصل میں وہی ہیں، جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔''

جبکہ حدیث میں آتا ہے:

''صدقے سے مال میں کمی نہیں آتی اور اگر کوئی آدمی دوسروں کو معاف کرتا رہے تو اللہ اس کی عزت بڑھادیتا ہے۔''

یہ بھی نیکی ہی کا ایک دروازہ ہے کہ دردِ دل رکھنے والے اور ثروت مند لوگ ایسے نوجوانوں کی مدد کریں جو نکاح کی خواہش رکھتے ہوں، انہیں قرض دیں اور ان پر بازراہِ نیکی خرچ کریں، اس نیک کام کے لیے خیراتی خزانے قائم کیے جائیں، پھر ان کی بھرپور نگہداشت کی جائے، ان میں رقوم جمع کروائی جائیں اور ہر مستحق کے لیے ان خزانوں سے فائدہ اٹھانا آسان بنایا جائے۔ کیونکہ بہت سارے نوجوانوں کی شادی میں تاخیر محض مالی کمزوری ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرۃ)

''احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔''

اسی طرح استطاعت رکھنے والے والد کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کا حق ادا کرتے ہوئے ان کی شادی کرے اور انہیں فتنوں سے بچائے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ! یا رب العالمین! کفر، کفار اور منافقین کو ذلیل کردے۔ آمین!

.....

تحصیل شوریٰ کا دوسرا اجلاس

مؤرخہ 15 فروری بروز اتوار 4 بجے شام مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ سٹی رحیم یار خان میں تحصیل رحیم یار خان شوریٰ کا اجلاس زیر امارت مرزا افتخار بیگ۔ زیر نظامت ثناء اللہ شاہد قصوری منعقد ہوا۔ تلاوت مولانا محمد ابراہیم خلیل نے کی بعدہ تحصیل ناظم ثناء اللہ شاہد قصوری نے سابقہ اجلاس کی کارروائی پیش کی جس کی ہاؤس نے تائید وتوثیق کی۔ مرزا افتخار نے کہا کہ ہم تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہیں' ہم سب کو مل کر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے ہی کام جاری رکھنا ہوگا۔ ثناء اللہ شاہد قصوری نے کہا کہ مرکزی جمعیت کا نظم ایک سمندر کی مانند ہے جو کام نظم کے اندر کرتا ہے وہ لوگوں میں اور اللہ کی نظر میں مقبول ہو جاتا ہے۔ بصورت دیگر کوئی حال پوچھنے کو بھی تیار نہیں ہوتا۔ سب نظم کے ساتھ منسلک ہو کر اسلام کی سربلندی کے لیے کوشش کریں۔

فیصلہ: بیت المال کو مضبوط کرنا۔ مرکزی جمعیت کے نظم کو مضبوط کرنا۔ ہر رکن اپنے نام ہفت روزہ جاری کروائے گا۔ بلڈ بنک کا قیام عمل میں آیا۔ دارالافتاء کا قیام۔ ہر مسجد میں ترجمہ کلاس کا اجراء۔ تبلیغی پروگرام کو عام کرنا۔ قانونی کمیٹی کا قیام۔ اصلاح کمیٹی کا قیام۔ مساکین اور یتامیٰ کے لیے خدمت خلق کا قیام۔

تحصیل کے ہر یونٹ سے ارکان نے شرکت کی۔ تمام شرکاء نے بہت سے مفید مشورے دیئے۔ ثناء اللہ شاہد قصوری کی ضیافت اور مولانا عبدالرحمٰن بھٹی نائب امیر تحصیل کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری۔ ناظم تحصیل رحیم یار خاں

کدھر سے آیا کدھر گیا وہ!

(حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ پر ایک تاثراتی تحریر)

تحریر: جناب رانا شفیق خان پسروری

گئے دنوں کا سراغ لے کر' کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب دل والا رہبر تھا' مجھے تو حیراں کر گیا وہ
بس اک موتی سی چھب دکھا کر' بس اک میٹھی سی دھن سنا کر
ستارہ شام بن کے آیا' برنگ خواب سحر گیا وہ
خوشی کی رت ہو کہ غم کا موسم' نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بوئے گل تھا کہ نغمہ جاں' میرے تو دل میں اتر گیا وہ
وہ میکدے کو جگانے والا' وہ رات کی نیند اڑانے والا
یہ آج کیا اس کے جی میں آئی کہ شام ہوتے ہی گھر گیا وہ
جب میرے یہاں گلشن تھا' بہار نہ تھی' وہ شخص
بہار بن کر آیا' جب دلوں کی قطاریں تھیں مگر کوئی دلدار
نہ تھا' وہ دلدار بن کے آیا۔ جب راہوں کی گتھیاں الجھی
تھیں' راہی تھے پریشان سارے' وہ رہنما بن کے آیا'
اژدھام تھا سروں کا' بے پروا' بے بہرہ تو وہ قائد شاہین
نگاہ بن کے آیا..... دیوار تھی اک اونچی مگر سایہ نہ تھا وہ
سایہ بن کے آیا' اندھیرا چہار جانب تھا' جگنو خود اندھے
ہو گئے تھے کہ وہ دیا بن کے آیا' اپنی کرنوں کو لہرایا اور
سورج مقام ہو گیا۔

وہ ہمہ صفت آدمی اور ہر صفت میں کامل آدمی' برنگ ظاہر سب سا' مگر بہت ہی افضل آدمی' تحریر میں یکتا' تقریر میں اعلیٰ' لیاقت میں منفرد' ذہانت میں اولیٰ' سیاست میں برتر' قیادت میں عظیم' شریف النفس' تجارت میں کریم ..... باس عظمت والا' باپ کرامت والا' علم و فضل میں رفعت والا' تعلیم و تجزیہ میں شوکت والا ..... راہ جس کی ہدایت' قدم جس کا بصیرت' درایت و بداعیت جس کی سرشت' ذہانت و فطانت جس کی جبلت' جرأت و شجاعت جس کی فطرت' امامت و عدالت جس کی سیاست' صداقت و حقیقت جس کی قیادت' امانت و دیانت جس کی سیادت اور افضلیت و اشرفیت جس کی عزت تھی۔

ریت ہی ریت بکھری تھی جس میں پھول کھلائے
اس نے' تاریک شب تھی ہمارے گھر میں' چراغ جلائے
اس نے' بردلوں کو جینے کا طور سکھایا' مردہ دلوں کو زندگی
سے آشنا کیا' سر نیہوڑائے لوگوں کے سینے تان دیئے' پست
ہمت اٹھے اک نئی شان لیے' وہ جیا تو سر اٹھا کے جیا' سینہ
تان کر جیا' باطل کو للکارتا ہوا جیا' غیر حق پر گرجتا ہوا جیا'
آمریت پر برستا ہوا جیا کہ نظر نورانی اس کی ہمرکاب تھی
اور فکر برھانی اس کا زادراہ۔

وہ آئینہ صفت تھا' اک صاف آئینہ' خامیوں سے
قدرے پاک آئینہ' مصفا آئینہ' جو بطلیت پرستوں کے
چہرے کے داغ انہیں دکھاتا تھا۔ ظالموں کے چہرے کی
بدنمائی واضح کرتا تھا' جابروں کے رخ پر لگے دھبے ان
کے سامنے کرتا تھا..... ان باطل پرستوں' ظالموں' جابروں
اور آمروں نے اپنے چہرے کے داغ دور نہ کیے' اسی آئینے
کو توڑنے کی سازش کی اور اسے توڑ دیا..... مگر وہ تو آئینہ
تھا' چہروں کی بدنمائی دکھانا اس کا کام تھا' پہلے اک وجود تھا
اک بدنما چہرہ نظر آتا تھا' اب آئینہ ٹوٹ گیا اور اس کی کئی
کرچیاں ہو گئیں۔ پہلے اک چہرہ نظر آتا تھا اب ہر کرچی
سے بدنما چہرہ نظر آئے گا' پہلے اک قائد شاہین نگاہ تھا اب
اس کے ہمراہی' اس کے مقلد ہیں' جو گلی و کوچہ میں اس کا
کام کریں گے' ہر سمت اس کی للکار کی بازگشت ہو گی' اس
کی یلغار کی دہشت ہو گی۔ (ان شاء اللہ)

وہ اک چقماق تھا' چراغ سے چراغ جلاتا گیا'
تاریکیوں کو ضیاء دیتا گیا' ہر دور کے ہاتھوں کو حنا دیتا گیا'
ہر دور کے جابروں کو للکارتا رہا' ساکت دلوں کو دھڑکن' بے
زبانوں کو نوا دیتا گیا' کجلاھوں کی رعونت کا مذاق اڑاتا رہا'
حکمرانوں کے گریبانوں سے کھیلنے کی ادا دیتا رہا۔ اس نے
حالات کے ہاتھوں کبھی شکست قبول نہ کی' وہ حالات کو خود
بدلتا رہا' خود حالات کے مطابق نہ بدلا' سلطانیٔ جمہور کا
نقیب تھا' انسانی حقوق کا منادی تھا' حکمرانوں کو ٹوکنے کا
خوگر' برائی سے روکنے کا عادی تھا' وقت کی نزاکت نہ دیکھتا
تھا' کلمۃ اللہ بلند کر کے رہتا' نباض وقت تھا' موقع ہاتھ
سے نہ جانے دیتا تھا' کام سوئے چند کر کے رہتا' مصلحت
کوش نہ تھا کہ حق کو چھپائے' ضمیر فروش نہ تھا' تبھی انگنت
دشمن بنائے۔ سلطان جائر کے مقابل کلمۃ حق کہنا اس کا
شیوہ تھا' جھوٹی قصیدہ گوئی سے متنفر تھا' مصداق تھا شاعر
کے اس کلام کا کہ

میں تو سورج ہوں ستارے میرے آگے کیا ہیں؟
شب ہے کیا شب کے سہارے میرے آگے کیا ہیں؟

جو ہمیشہ رہے شاہوں کے ثناء خواں جالب
وہ سخن ساز بے چارے میرے آگے کیا ہیں؟

وہ مہربان' محترم' کرم گستر' نیک دل' نیک ذات'
نیک نظر' حامیٔ قوم و دوائیٔ ملت' مونس خلق و خاصہ و اور' قائد
باصفا' انیس وطن' حکمت ملک و حاذق برتر' نیک خو' نیک فکر'
نیک فکر' نیک نشان' احسان الٰہی نام' نام آور' مرجع علم
و دانش و حکمت' چشمہ وجد' عقیدت کا محور۔

وہ کہ رنج و غم دین و درد ملت اس کے دل غم گسار
میں تھا' وہ قوم کا تھا جری سپاہی اسلاف کی یادگار میں تھا۔
اس سا کوئی مونس اور ہمدم' کون اجڑے ہوئے دیار میں
تھا؟ جو رعب جو دبدبہ تھا اس میں وہ کب کسی سپہ سالار
میں تھا' جو داغ تھا اس کے دل میں پنہاں وہ کب کسی
شہریار میں تھا' کھنچ آیا تھا اس کی رگوں میں وہ خوں جو لالہ
شعلہ بار میں تھا۔

اس میں شاہین کی خوئے شاہ بازی تھی' اسلام کے
عاشقوں کی سطوت مضمر تھی' اس کے چال چلن میں۔
دشمنوں پر سکتہ طاری ہو یہ تاثیر تھی اس کے سخن میں۔

کوئی ایسا خطیب کہ جس کا ہر کلمہ بولتا نظر آئے'
یوں معلوم ہو کہ مقرر کی زبان نہیں ہل رہی بلکہ ادا ہونے
والا ہر حرف اپنی زبان ہلا رہا ہے..... کوئی ایسا متکلم جو
کلام کرے اور زخموں پر مرہم لگتا محسوس ہو..... کوئی ایسا
مقرر جو تقریر کرے اور دلوں کو مسرت ملے' پانی میں آگ
لگ جائے..... کوئی ایسا ناطق جو بولے اور الفاظ موتی
بنتے جائیں..... سامع کے کانوں میں رس گھولتے
جائیں۔ کوئی ایسا سخنور جو اپنے سخن سے لوگوں کو زنجیر در
زنجیر کر دے..... کوئی ایسا منادی جو لبوں کی جنبش سے
زلزلہ برپا کر دے..... طوفانوں کے رخ موڑ دے.....
سوتی بستیاں جگا دے..... روحوں کو گرما دے..... مردہ
دلوں میں زندگی کی لہر دوڑا دے..... بجلی کا کڑکا بن جائے
..... کوئی ایسا ادیب' جو سطروں میں حالات کا نقشہ کھینچ
دے..... مذکور کو تصویر سا دکھلا دے..... کوئی ایسا قلم کار جو

حروف کو پھولوں کی طرح پروتا ہوا اور قاری کے گلے میں مضمون کا ہار ڈالتا ہو' کوئی ایسا محرر جو قلم سے لکھے مگر محسوس ہو تلوار سے لکھا ہے ..... اور سیاہی خونِ جگر سے لی ہے ..... کوئی ایسا لکھاری جس نے کاغذ پر لکھا ہو' مگر نوشتۂ دیوار بنایا ہو' یا تحریر فلک (چرخِ کہن کی پیشانی کا مقدر) ..... کوئی ایسا ادیب وخطب (لبیب واریب) جس کا لکھا' جس کا کہا اس کے لیے حرف حرف عزت بانٹے' لفظ لفظ عظمت بنے' کلمہ کلمہ شوکت ٹھہرے ..... جس کی پوری زندگی موزوں ہو' جس کا کردار طرح مصرعہ اور جس کی گفتار مقطع ..... جس کی نوک قلم تلمیح کی' اور سیاہی مرعاۃ النظیر کی ..... جو طباق کا مجسم ہو' (نرم دم گفتگو' گرم دم جستجو) یا (ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم جو ہو رزم حق وباطل تو فولاد) جس کی ہر حرکت' ہر سکنت خود مقفی ومسجع ہو ..... اور ایک ہی تحریر بکھیرے ..... کہ اسلام کے لیے جینا عبادت ہے' اسلام کے لیے مرنا شہادت ہے۔ جو نام بھی پیدا کر جائے اور اونچا مقام بھی حاصل کر جائے ..... دنیا بھی سنوار لے اور آخرت بھی کامران لے لے۔ کوئی ایسا ہے؟ ..... ہے ہے! ..... وہ ہے ..... علامہ احسان الٰہی ظہیر (قائد عالم اسلام' شہید اسلام مدفون جنۃ البقیع' قرین عثمان اور مغفور فی الجنۃ الفردوس).....

مضت الدهور وما أتين بمثله
ولقد أتين فعجزن عن نظرائه

حضرت علامہ ظہیر شہید' کہ علامہ اسم علم ہو گیا تھا' اعراف وتعریف بن گیا' کوئی لفظ علامہ بولے تو بے ساختہ احسان ملت وملک کو مراد لیا جائے گا' ان کی سطر سطر میں علمیت وبدیعت' ذکاوت وطراوت تھی' ان کی ہر تحریر ذہانت وفطانت' ہر تقریر اقبالیت وبداعیت تھی ..... شعر ان کی زبان معجز بیان سے یوں نکلتے جیسے ان کی تخلیق اسی مقام ومحل کے لیے تھی ..... ہر بول ادب کا شاہکار' علم وفضل کی مہکار ہوتا' لکھتے تو حرف آخر لکھتے ..... بولتے تو تول تول کر بولتے (ہر بول انمول) اور بول بول پر تولتے۔

اس رجل عظیم کی شخصیت اور اس کے اثرات پر غور کریں' خوب سوچیں' ..... پھر بتلائیں کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی جدائی المناک ودہشت ناک ہے یا نہیں؟ ..... بتلاؤ ..... اس پھول کے ٹوٹنے سے چمن ویران ہوا یا نہیں ..... اس تارے کے ڈوبنے سے تاریکی ہوئی یا نہیں ..... کیا اس کا جدا ہونا' علم وادب کا نقصان ہے یا نہیں۔ (سیاست وقیادت کی بات ابھی نہ چھیڑو کہ دکھ اور بڑھے گا) ..... آؤ ..... میرے غمگین ساتھیو آؤ!

اور اس کی تحریر کا سہارا لے کر ..... اس کی تقریر کا آسرا لے کر ..... اس کی یاد کو تھام کر ..... اس کے ہمراہی ہو لیں (خیالوں میں' خوابوں میں) اور مشعل خیال کریں زندگی کی راہوں میں۔

وہ عظمتوں کی رفعتوں سے مرکب شخص تھا' لفظ لفظ میں اس کے لیے عزت ہے' حرف حرف اس کے لیے مدحت ہے' وہ تو شب تاریک میں چاند کی مانند تھا' جس کے گرد اعلیت وارفعیت کا ہالہ تھا' کوئی قلم اس کے لیے یارائے تحریر نہ رکھے' کسی زباں کے لیے استطاعت کلام نہیں اور ہو بھی کس طرح کہ بار الٰہ کا احسان تھا' شہادت اس کا مقام' طیبہ قرب محبوبؐ اس کا مدفن ہے اور (ان شاء اللہ) ھمد وثیٔ عثمانؓ اس کی آخرت ہوگی پھر بھی

یوں کہنے کو راہیں ملک وفا کی اجال گیا
اک دھند ملی جس راہ میں پیک خیال گیا
وہ چاند ہمیں کس رات کی گود میں ڈال گیا
اور میرے سخن' میرے قلم کو کر بے حال گیا

میرا محسن تھا' میرا مربی تھا۔ پوری جماعت کا نقصان بھی دو چند تھا' مگر میرا نقصان تو کئی چند ہے۔ جماعت کی قیادت اس کی راہوں کی راہی ہے وہ تو سنگ میل تھا' نشان راہ تھا' اس کی راہ کے راہی ہی کامیاب ہوں گے' اسی کا تعلق کامران ٹھہرے گا۔ (نظریاتی بھی جماعتی بھی)۔

بقیہ علامہ تو قاعدہ.....

تو جا چکا ہے شہادت کے اوڑھ کر چادر
وفا پرست صلیبیں اٹھائے پھرتے ہیں
نہ جانے کونسے ارماں لہو لہو لے کر
تیرا پیام لبوں پر سجائے پھرتے ہیں

عجب نہیں کہ فضاؤں کا حبس مٹ جائے
اٹھو کہ تیز ہواؤں میں ہم بکھر جائیں
فسوں گزیدہ ہے ماحول چار سو رقصاں
سراب وقت سے اترا کہ ہم گزر جائیں

تمہیں بھی گردش دوراں کا ساتھ دینا ہے
اٹھاؤ رخت سفر میر کارواں کی طرح
تمہارے قدموں کو چومے گا خود بخود ساحل
پتھر کے آگے بڑھو سیل بیکراں کی طرح

ہمیں کو تیشۂ توحید ہاتھ میں لے کر
ہمیں کو کفر کے اصنام توڑنے ہوں گے
ہمیں کو عظمت انسان سنوارنی ہو گی
ہمیں کو ٹوٹے ہوئے دل بھی جوڑنے ہوں گے

ہمیں قسم ہے خدائے بزرگ وبرتر کی
تمہارے درد ہمیں آج بھی پیارے ہیں
وہ دل کبھی جو تیری زندگی کے مرکز تھے
مرے شہید وہ دل آج بھی تمہارے ہیں

اگرچہ منزل مقصود پر خطر تھی مگر
تو روز وشب کی مسافت سے چور نہ ہو سکا
ہزار جبر مسلسل کے باوجود بھی تو
دلوں کے گہرے تعلق سے دور نہ ہو سکا

مجلّہ ''اہلحدیث'' کی توسیع واشاعت مہم

❁ ہفتہ رفتہ میں محترم جناب پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن (سیالکوٹ) کی ترغیب پر قاری محمد عبداللہ بلتستانی نے جامع مسجد اہلحدیث باغ ڈپٹی سیالکوٹ میں مزید 100 رسالوں کا اضافہ کیا۔

❁ جناب غلام مصطفیٰ چوہان امیر ہری پور نے از سر نو بنام مولانا ولی اللہ خطیب مسجد توحید وسنت ڈانگری چوک مانسہرہ میں 20 رسالوں کا اجراء کرایا ہے۔

❁ جناب عرفان اللہ ثنائی امیر سرگودھا نے 50 رسالوں کا اضافہ کیا ہے۔

ادارہ ان سب احباب کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ادارہ)

ضروری وضاحت

❁ ہفت روزہ اہل حدیث جلد نمبر 46 شمارہ نمبر 10 میں شائع ہونے والا مضمون ''قرآن کریم اور تلاوت کے آداب'' محترم رانا محمد شفیق خاں پسروری کا تحریر کردہ ہے۔ (ادارہ)

علامہ

تو قاعدہ تو سلیقہ تو ضابطہ تو اصول!

تحریر: جناب رفیق وثیر پسروری

تو سانحہ تو وقوعہ تو حادثہ تو بیاں
تو اضطراب تو صدمہ تو ذکر آہ وفغاں
حدیث ظلم وستم واردات ضرب وزیاں
تو غلغلہ تو دھائی کہ تو کیاں تو کیاں

.....

نشاط وصل بھی کیف ملال ہجراں بھی
صباحت روئے خنداں بھی چشم گریاں بھی
ہو بدوش شب تار صبح تاباں بھی
خزاں گزیدہ چمن فصل گل بداماں بھی

.....

تو راز قلب دریدہ نگاہ محرم بھی
زبان درد محبت شفیق وہمدم بھی
رفیق حال پریشاں شریک ماتم بھی
طبیب خاص بھی زخم کہن بھی مرہم بھی

.....

تو موج تند بھی دھارا بھی جوش دریا بھی
خرام آب رواں پر سکون کنارا بھی
گھٹائے ابر بھی ساون بھی باد وبرکھا بھی
دھان چشمۂ شیریں بھی اور پیاسا بھی

.....

تو بے نظیر بھی بے مثل بھی یگانہ بھی
تو ایک دور بھی ایک عہد بھی زمانہ بھی
تو قومیت بھی قبیلہ بھی اور گھرانہ بھی
پناہ گاہ بھی مسکن بھی آشیانہ بھی

.....

تو داستان بھی تاریخ بھی حوالہ بھی
حدیث درد بھی اک خونچکاں فسانہ بھی
شب سیاہ کا اک جاں فگار لمحہ بھی
غم فراق کی کلفت الم کا نوحہ بھی

.....

تو موشگاف محقق مہا مدبر بھی
قرین فہم مبلغ اجل مفکر بھی
عروج فن خطابت حسین مقرر بھی
سحر بیان بھی شریف زباں مؤثر بھی

.....

طلسم ہوش ربا بھی مقام حیرت بھی
جمال صورت زیبا جلال سیرت بھی
سکوت بحر بھی طوفان کی علالت بھی
تو جام تلخ بھی لذت بھی

.....

امام العصر نقیب کتاب وسنت بھی
امیر الامن شہ منصب فضیلت بھی
ثبوت عظمت اسلاف کی روایت بھی
قرون اولی کی تصویر فخر ملت بھی

.....

بہار حسن اطاعت گل عقیدت بھی
غریق رحمت حق محرم نبوت بھی
سرور دنیا ودین بھی سکون جنت بھی
خیال خوف خدا بھی غم قیامت بھی

.....

تو فکر قوم پریشاں دعائے وحدت بھی
جبین شوق بھی سجدہ بھی اور عبادت بھی
تو سوز قلب بھی چشم رواں بھی رقت بھی
تو انہماک بھی دست طلب بھی منت بھی

.....

تو بحر فہم وفراست عمل کی وسعت بھی
تو اعتراف ذہانت یقین حکمت بھی
منار غور وفکر زینۂ بصیرت بھی
زباں کا لوچ بھی زور بیاں بھی ندرت بھی

.....

تو اعتراض بھی تنقید بھی شکایت بھی
تو اعتراف بھی تصدیق بھی شہادت بھی
مکالمہ ومقولہ دلیل وحجت بھی
تو انکشاف بھی تشریح بھی وضاحت بھی

.....

تو اعتباہ بھی تادیب بھی نصیحت بھی
تو سرزنش بھی ملامت بھی اور مذمت بھی
تو تربیت بھی آرائش بھی زیب وزینت بھی
تو التفات بھی بخشش بھی اور عنایت بھی

.....

تو رہنمائی بھی منزل بھی اور مسافت بھی
وفور شوق حصول سکوں کی حسرت بھی
تو زاد راہ سفر بھی سفر کی کلفت بھی
طمانیت بھی توکل بھی استقامت بھی

.....

تو جبل عزم وشجاعت حصار ہمت بھی
جنون جہد مسلسل ستون جرأت بھی
تو فرط جوش وحمیت بھی زور غیرت بھی
خمار جذبہ ایمان خلوص نیت بھی

.....

طلوع نور سحر خوشبوؤں کی جنت بھی
جمال روئے گل تر بھی اور ملامت بھی
نگاہ شوق بھی نظارہ بھی بصارت بھی
گہر شناس بھی گوہر بھی قدر وقیمت بھی

.....

تو باغبان بھی گلشن بھی پھول بھی رُت بھی
نسیم صبح بہاراں بھی موج نکہت بھی
تو رنگ وروپ بھی سج دھج بھی شان وشوکت بھی
شگفتگی بھی لطافت بھی اور طراوت بھی

.....

تو احتشام بھی سطوت بھی جاہ وحشمت بھی
تو دبدبہ بھی شکوہ وجلال وہیبت بھی
تو تہلکہ بھی تزلزل بھی خوف ودہشت بھی
تو دشمنوں کے لیے قہر بھی قیامت بھی

.....

تو مستغیث بھی قاضی بھی اور عدالت بھی
تو فیصلہ بھی تو فتویٰ بھی اور شہادت بھی
معاملت بھی نظامت بھی اور شہادت بھی
تو نکتہ دان بھی نکتہ ہیں، علم وحکمت بھی

تو قاعدہ بھی سلیقہ بھی حسن عادت بھی
تو حیثیت بھی حقیقت بھی جامعیت بھی
تو مرتبہ بھی بزرگی بھی قد وقامت بھی
تو احترام بھی عزت بھی آدمیت بھی

تو انحراف بھی بلوہ بھی اور بغاوت بھی
تو دسترس بھی رسائی بھی اور قدرت بھی
قرینۂ لب، اظہار بھی جسارت بھی
حریف شرک وکفر بھی عدوِ بدعت بھی

تو آنسوؤں کی جلن سوز دل کی حدت بھی
ہجوم درد والم، سیل غم کی شدت بھی
اسیر حلقۂ زنجیر وبر بریت بھی
صلیب وقت پہ لٹکی ہوئی صداقت بھی

دعائے طلب شہادت بھی اور شہادت بھی
شفقت کی تیزئ سرخی، لہو کی رنگت بھی
حدیثِ عہد وفا، داستانِ جرأت بھی
تو لوحِ وقت پہ اِک خون کی عبارت بھی

وہ ایک رات کہ جب اس زمین پہ زیرِ فلک
سجی ہوئی تھی خدا اور رسولؐ کی محفل
ہزاروں لوگ ہمہ تن خموش بیٹھے تھے
سنا رہا تھا قرآں اک بندۂ کامل

کہ یک بیک اک برق قتال کوند گئی
نہ مشعلیں نہ ستارے رہے نہ کوئی چراغ
فضا نے کالی ردا اوڑھ لی اندھیرے کی
کہ دور تک نہیں ملتا تھا روشنی کا سراغ

چہار سمت ہوا شورِ الاماں برپا
سیاہ رات کی چادر پہ خون گرنے لگا
لباس چاند ستاروں کے تار تار ہوئے
تمام شہر قیامت کا روپ بھرنے لگا

وہ ایک لمحہ کہ جب جور وجبر کے ہاتھوں
زمیں پہ خوں اچھالا گیا شہیدوں کا
ستم تو یہ ہے کہ مقابل کھڑے ہوئے تھے وہ
کہ جن کے ساتھ تعلق دیں کے رشتوں کا

محبتوں کا پیمبر اخوتوں کا امیں
زمین پاک پہ لیٹا تھا خون میں غلطاں
افق سے تا بہ افق چھا گیا تھا سناٹا
سوال کرتے تھے قلب ونظر چلے ہو کہاں

رہے گا نام درخشاں ترا قیامت تک
میرے شہید شجاعت کی داستانوں میں
بہا ہے تیرا لہو اس زمیں پہ لیکن
صلہ خدا سے تو پائے گا آسمانوں میں

تجھے ہوائے حادث کا کوئی خوف نہ تھا
تو اِک چٹان کی صورت کبھی نہ ہلتا تھا
تو عالی ظرف وسیع القلب کمال کا تھا
کہ دشمنوں کو خندہ لبی سے ملتا تھا

ہمیشہ ظلمت شب پر تو مسکراتا رہا
تو روشنی کا سمندر تھا۔ اے میرے غازی
فسردہ کر نہ سکی عمر بھر کبھی تجھ کو
مجاوروں کی فقیہوں کی شعبدہ بازی

تو تابناک ستارہ تھا ظلمت شب میں
غروب تو ہو گیا ہے مگر بجھا تو نہیں
تو جس کی موت نے بخشا ہے زندگی کو دوام
زمیں کی گود میں لیٹا ہے پر مرا تو نہیں

تو بحر فہم وفراست تو منبع حکمت
تو موشگاف محقق، تو فلسفی تو فہیم
تو مصلح تو معلم، تو معتدل تو معین
تو مستند، تو مصدق تو معتمد تو عدیم

تو احترام تو عزت، تو آبرو تو شرف
تو التفات، تو بخشش تو مرحمت تو عطاء
تو محتسب تو موافق تو مستحق تو عزیز
تو اجتناب تو غیرت تو شانِ شرم وحیا

تو خاکسار، تو عاجز، تو مفکر، تو حلیم
تو پائیدار تو قائم تو مستقل تو متین
تو سر بلند تو اعلیٰ تو مستجاب وقبول
تو آشکار تو روشن تو منکشف تو مبین

تو درد تو خدا ترس، تو رحمدل، غمخوار
تو غمگسار تو ساتھی، تو ہم نشین تو رفیق
تو ارتباط ومحبت، تو دوستی تو ملاپ
تو متصل تو معاون تو مہرباں تو شفیق

تو قاعدہ تو سلیقہ، تو ضابطہ تو اصول
تو جد وجہد تو کوشش تو جستجو تو سراغ
تو علم ودانش وحکمت تو مصلحت تو تمیز
تو نکتہ داں تو اجالا تو روشنی تو چراغ

تو مستعد تو مسلط، تو منطبق تو محیط
تو مہتمم تو محافظ تو پاسباں تو ولی
تو روبرو تو مقابل تو سورما تو دلیر
تو جانثار تو غالب تو شیر دل تو قوی

قرآن فہم مبلغ بھی اِک مفکر بھی
غریق رحمت حق مقتدی امام بھی تو
تو اوج فن خطابت کا آخری معیار
شب سیاہ میں قندیل فیض عام بھی تو

باقی صفحہ 11 پر

اسلام ..... دینِ رحمت

تحریر

جناب ڈاکٹر حافظ سجاد الٰہی

اسلام دینِ رحمت ہے، یہ دین جہاں تمام لوگوں کے لیے رحمت وشفقت کا پیامبر ہے، وہاں یہ دین اپنے ماننے والوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارگی کے پیغام کو کیسے فراموش کرسکتا ہے۔ بہت سی قومیں اگرچہ اسلام کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں لیکن اگر وہ اس دین حنیف کی تعلیمات کا صدق دل سے جائزہ لیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ حالت امن کی بات تو دوری رہی، اسلام نے جنگ کی حالت میں بھی رحمت اور ہمدردی کا دامن نہیں چھوڑا۔ اسی لیے اسلام کے اس بلند اور اعلیٰ اخلاق کی شہادت ان غیر مسلم مؤرخین نے بھی دی ہے جو اس مذہب ربانی پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرتے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو بڑے واضح انداز میں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح برتاؤ کریں کہ غیروں کو ان کی صفوں میں کوئی شگاف نظر نہ آئے۔ قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے سامنے تواضع اختیار کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اور مومنوں کے لیے آپ اپنے کندھے جھکائے رکھیں۔'' ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان چند باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام دین رحمت ومودت ہے۔

① جو شخص کسی وجہ کے بغیر زمین پر قتل وفساد برپا کرے، اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ یہ بات اگرچہ سننے میں بہت عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا اعلان کرنے کی توفیق عصر حاضر کی تہذیبوں سے قبل قرآن کریم کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو، یا زمین پر فساد برپا کرنے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔''

② مسلمانوں کے لیے یہ بات زیبا نہیں کہ وہ اپنی مسجدوں اور بازاروں میں کسی وجہ کے بغیر اسلحہ کی نمائش کریں، کیونکہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف اور اذیت پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں، (تو اسے چاہیے کہ) وہ (ان تیروں کو لے کر چلنا) بند کر دے، یا ان (تیروں کے کناروں پر لگے ہوئے) لوہے پر ہاتھ رکھ دے تاکہ ان (تیروں) سے مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

③ دوسروں کو اذیت اور تکلیف میں مبتلا کرنے والا کبھی چین اور آرام نہیں پا سکتا۔ اسلام کے بیان کیے گئے اسرار میں سے ایک راز یہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں ہوسکتا، جب تک وہ لوگوں کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش نہ آئے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے۔''

④ اسلام نے اپنے بنیادی پانچ ارکان کی ادائیگی میں بھی لوگوں پر رحمت اور شفقت کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا۔ مثال کے طور پر لوگوں کو نماز پڑھانے والے امام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز مختصر انداز میں ادا کرے تاکہ اگر اس کے مقتدیوں میں کوئی بوڑھا یا بیمار ہو تو اسے تکلیف نہ ہو۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے، (تو اسے چاہیے کہ وہ) مختصر انداز میں (نماز ادا کرے)، کیونکہ (مقتدیوں میں) کمزور، بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور اگر وہ اکیلا نماز ادا کرے تو جس قدر چاہے لمبی نماز ادا کرے۔''

⑤ مائیں اپنے بچوں کی پرورش کے دوران جس قدر مشقت اور جدوجہد کرتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ اور ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اسی لیے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کیے گئے پیغمبر کی زندگی میں ہمیں بچوں کی ماؤں پر شفقت کی بے شمار احادیث میں سے ایک ایسی حدیث کا علم ہوتا ہے، جو حقوقِ نسواں کے دعویدار لوگوں کے لیے اپنے اندر ایک درسِ عبرت رکھتی ہے۔ امام بخاریؒ حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ ارادہ کرتا ہوں کہ لمبی نماز ادا کروں (لیکن اسی دوران) میں (کسی) بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں پر (بچے کا رونا) بھاری نہ گزرے۔''

⑥ مسلمان کے اپنے بھائی پر حقوق میں سے چند حقوق یہ ہیں کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے، اسے دشمن کے حوالے نہ کرے، اس کی ضروریات پوری کرے اور اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی (اسے دشمن کے) حوالے کرتا ہے، جو (مسلمان) اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور جو (مسلمان) کسی مسلمان سے ایک مصیبت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے مصائب میں سے اس کی ایک مصیبت دور کرتا ہے، اور جو کوئی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔''

⑦ ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے، کسی شخص کی برائی کی یہی سب سے بڑی دلیل ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ امام ترمذیؒ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، مال اور خون حرام ہے اور کسی شخص کی برائی کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔''

⑧ مسلمانوں پر یہ بات واجب قرار دی گئی ہے کہ وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کریں، مظلوم کی مدد کرنے سے سب واقف ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟ امام بخاریؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ظالم اور مظلوم دونوں بھائیوں کی مدد کرو۔'' ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میرا بھائی مظلوم ہو، پھر تو میں اس کی مدد کروں گا، لیکن ظالم کی مدد میں کیونکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ظالم کو) ظلم کرنے سے منع کرو، یہی (بات) اس کی مدد کرنے کے (مترادف) ہے۔''

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ (بن ابی وقاص)

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

اسلام لانے میں جن شخصیتوں نے سبقت لی ہے ان میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا نام تیسرے یا چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ ان کی عمر اس وقت محض سترہ سال کی تھی۔ یہ قریشی تھے اور رشتے میں اللہ کے رسول ﷺ کے ماموں لگتے تھے۔ ان کا خاندان بھی ''زہری'' تھا اور اللہ کے رسول ﷺ کی والدہ بھی بنو زہرہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ والد کا نام مالک تھا مگر ابووقاص والد کی کنیت تھی اور وہی اصل نام پر غالب آئی۔

اللہ کے رسول ﷺ ابھی دار ارقم میں منتقل نہیں ہوئے تھے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے اجیاد کی وادی میں ملتے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: [نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ]۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں عقیدۂ توحید کی سمجھ عطا فرمائی اور فوراً ہی اسلام قبول کر کے ''السابقون الاولون'' کے سلسلۃ الذہب میں شامل ہونے کا اعزاز پایا۔ وہ اپنی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ کے نہایت فرماں بردار تھے اور اس سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ جب اسلام قبول کیا تو والدہ نے شدید ناراضی کا اظہار کیا۔ ایک دن اپنے بیٹے سے کہنے لگیں: سعد! یہ تم نے کون سا دین اپنا لیا ہے؟ اس کو چھوڑ دو اور پھر دھمکی دی کہ اگر اسے نہ چھوڑا تو میں مرتے دم تک کھانا پینا چھوڑ دوں گی اور اگر میں اسی بھوک ہڑتال میں مر گئی تو لوگ تمہیں طعنہ دیں گے کہ ''وہ دیکھو اپنی ماں کا قاتل جا رہا ہے۔''

راسخ العقیدہ سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں سے کہا: اماں! اس بھوک ہڑتال کا کوئی فائدہ نہیں۔ اچھی طرح سن لو کہ میں اس دین کو چھوڑنے والا نہیں۔

اُدھر حمنہ نے اپنے اعلان کے مطابق بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ ایک دن اور ایک رات گزر گئی' اس نے کچھ کھایا نہ پیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو اپنی ماں کی بھوک ہڑتال کا علم ہوا تو اس کے پاس گئے اور کہنے لگے: اماں جان! کھانا' پینا چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم! یہ تو تمہاری ایک جان ہے اگر تمہاری ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکل جائیں تب بھی میں محمد ﷺ کے دین کو چھوڑنے والا نہیں۔ جب ماں نے یہ عزم صمیم دیکھا تو سمجھ گئی کہ بھوک ہڑتال سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے کھانا پینا شروع کر دیا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی بعثت کو تین سال گزر چکے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑوں میں چلے جاتے تھے' وہاں لوگوں سے چھپ کر نمازیں ادا کرتے تھے۔ ایک دن سیدنا سعد رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک پہاڑی وادی میں نماز ادا کر رہے تھے کہ وہاں کچھ کافر آ گئے۔ انہوں نے ان کا اور اسلام کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ اب دونوں طرف گفتگو شروع ہوئی جو بحث میں اور پھر لڑائی میں تبدیل ہو گئی۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ جو شیلے تھے' اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی برداشت نہ کر سکے۔ وہاں اونٹ کی ایک بڑی ہڈی پڑی تھی اسے اٹھایا اور ایک کافر کو دے ماری جس سے اس کا خون نکل آیا۔ یہ پہلا خون تھا جو اسلام کے لیے بہایا گیا۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے مقدر میں ابھی ایک اور اعزاز باقی تھا کہ اسلام میں سب سے پہلا تیر انہوں نے پھینکا۔ ہوا یوں کہ ہجرت کے پہلے سال شوال کے مہینہ میں اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ (بن الحارث بن عبدالمطلب) کو مہاجرین سواروں کا ایک دستہ دے کر روانہ فرمایا۔ رابغ کی وادی میں ابوسفیان سے سامنا ہوا۔ اس کے ساتھ دو سو آدمی تھے۔ مسلمانوں میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ فریقین کے درمیان لڑائی تو نہ ہوئی' البتہ ایک دوسرے پر تیر ضرور چلائے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے سب سے پہلا تیر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے چلایا۔

ان کو تیر اندازی میں اس قدر مہارت حاصل تھی کہ غزوۂ احد میں اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ لڑائی کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا جب آپ ﷺ کے اردگرد صرف دو قریشی صحابہ رہ گئے۔ ان میں ایک سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ان دونوں نے عدیم المثال بہادری سے کام لے کر صرف دو کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی مشرکین کے سارے حربے بے کار کر دیے اور ان کی کامیابی ناممکن بنا دی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے تیر بکھیر دیے اور فرمایا: ''سعد! چلاؤ تیر' تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کو ان کے سوا کسی اور کے لیے ماں باپ کے فدا ہونے کی بات کرتے ہوئے میں نے نہیں سنا۔''

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کے بعد ایک رات اللہ کے رسول ﷺ جاگ رہے تھے' فرمایا: ''کاش! آج رات میرے صحابہ میں سے کوئی صالح آدمی میرے یہاں پہرہ دیتا۔'' ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہمیں ہتھیار کی جھنکار سنائی دی۔ ارشاد ہوا: ''کون ہے؟'' جواب آیا: سعد بن ابی وقاص۔ فرمایا: ''کیسے آنا ہوا؟'' جواب دیا کہ میرے دل میں آپ کے بارے میں خطرے کا اندیشہ ہوا تو میں پہرہ دینے کے لیے آ گیا ہوں۔

اُحد کے میدان میں ان کے کارناموں کی فہرست بڑی لمبی ہے۔ مگر ایک واقعہ پڑھنے کے بعد آگے بڑھتے ہیں۔ خاتمہ جنگ پر کچھ مومن خواتین میدان جہاد میں پہنچیں' ان میں سیدہ ام ایمن بھی تھیں۔ وہ زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں۔ ان پر حبان بن عرقہ نے تیر چلایا تو وہ گر پڑیں اور پردہ کھل گیا۔ اس پر اس اللہ کے دشمن نے قہقہہ لگایا۔ اللہ کے رسول ﷺ پر یہ بات گراں گزری۔ آپ ﷺ نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بغیر انی کے ایک تیر دے کر فرمایا: ''اسے چلاؤ۔'' انہوں نے تیر چلایا تو وہ تیر حبان کے حلق پر لگا۔ وہ چت گرا اور اس کا پردہ کھل گیا۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ اس طرح ہنسے کہ جڑ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ ارشاد فرمایا: ''سعد نے ام

ایمن کا بدلہ چکا لیا' اللہ ان کی دعائیں قبول کرے۔''

دراصل جب میں نے تیراندازی کے حوالے سے لکھنا شروع کیا تو غزوۂ احد کا ذکر پہلے آ گیا۔ اب غزوۂ بدر کی طرف چلیے۔ اس میں ان کی شرکت اس لحاظ سے بھی اہم تھی کہ ان کے چھوٹے بھائی عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی اسی غزوے میں شرکت کے لیے آتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو کمسنی کی بنا پر واپس بھیجنے کا حکم دیا تو یہ رونے لگے۔ چنانچہ اجازت مل گئی۔ انہوں نے اپنے بھائی کے گلے میں خود اپنے ہاتھوں سے چھوٹی سی تلوار حمائل کی۔

بدر کے شہداء میں عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مقام بدر پر شہداء کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ ان ۱۴ شہداء میں پہلا نام عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ قریشی تھے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ماموں لگتے تھے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ شرکت کی اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ فتح مکہ کے بعد حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ابھی مکہ ہی میں تھے کہ شدید بیمار ہو گئے۔ لگتا تھا کہ ان کا آخری وقت آ گیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے اس پیارے' دلیر اور جاں نثار صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ سعد کی پیشانی پر رکھا' ان کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی: **[اَللّٰھُمَّ! اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰھُمَّ! اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰھُمَّ! اشْفِ سَعْدًا]** ''اے اللہ! سعد کو شفا دے' اے اللہ! سعد کو شفا دے' اے اللہ! سعد کو شفا دے۔''

آپ ﷺ بار بار سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف محبت اور شکر گزاری کے ساتھ دیکھا کہ میری عیادت کو اللہ کے رسول ﷺ بنفس نفیس تشریف لائے ہیں۔ کائنات کی سب سے اعلیٰ وارفع ہستی..... اور قارئین کرام! ذرا غور کیجیے سیدنا سعد کو اُس وقت کتنا اطمینان اور سکون ملا ہو گا جب اللہ کے رسول ان کی پیشانی پر اپنا مبارک ہاتھ رکھ رہے تھے۔ عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال و دولت ہے' میری صرف ایک ہی بیٹی اس کی وارث ہے۔ کیا میں اپنے سارے مال کو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دوں؟ ارشاد فرمایا: 'الثلث والثلث کثیر' ''ہاں تیسرا حصہ' اگرچہ تیسرا حصہ بھی کافی زیادہ ہے۔'' تم اپنے ورثاء کو غنی چھوڑ کر جاؤ یہ ان کو فقیر چھوڑ جانے سے بہتر ہے۔ اب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں مکہ مکرمہ میں ہوں' مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے مکہ ہی میں موت نہ آ جائے (اور میں ہجرت کی فضیلت کھو بیٹھوں) اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو دعا دی اور خوشخبری سنائی کہ تمہاری ذات سے بہت سی قوموں کو فائدہ اور کئی قوموں کو نقصان ہو گا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے مبارک ہاتھ کی لذت اور ٹھنڈک ابھی تک محسوس کرتا ہوں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اللہ کے فضل و کرم سے شفایاب ہو گئے اور دوبارہ مدینہ طیبہ آ گئے۔

انہوں نے حسب وعدہ تیسرا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے فضل و کرم اور رحمت کے دروازے کھول دیے اور جتنا انہوں نے خرچ کیا اس سے کہیں زیادہ عطا فرمایا۔ انہوں نے کئی شادیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے اولاد سے خوب نوازا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی دعا کی برکت سے وہ بڑے مستجاب الدعوات ہو گئے تھے۔ لوگ ان کے پاس دعا کرانے کے لیے آتے تھے۔ ان کی صلاحیتوں سے امت اسلامیہ کو اس وقت فائدہ پہنچا جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں عراق میں یزدگرد اپنی فوجوں کو اکٹھا کر کے مسلمانوں کو چیلنج کرنے لگا۔ ایران اپنے دور کی سب سے بڑی طاقت تھی۔ کسریٰ کا نام سن کر ہی لوگ لرز جاتے تھے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاعات ملیں تو انہوں نے مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا۔ مشورہ ہوا کہ وہ خود فوج کی کمان کرتے ہوئے محاذ جنگ پر ہوں گے تو فوجیوں کو حوصلہ ہو گا۔ سب نے اس کی توثیق کر دی۔ مگر ایک نہایت سمجھدار صحابی سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی۔ ان کے دلائل اتنے مضبوط تھے کہ شوریٰ نے اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ ہی میں رہیں گے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اب شوریٰ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ پھر عراق کسے بھیجا جائے؟ اب کی بار پھر سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رائے دی اور کہا: پا لیا' پا لیا۔ شوریٰ نے ان کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو کہا: اس شخصیت کا نام سعد بن مالک (ابی وقاص) الزہری رضی اللہ عنہ ہے۔ سبھی نے اس نام پر اتفاق کیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بلوا بھیجا اور اپنے ہاتھوں سے جھنڈا ان کے حوالے کیا' ان کے لیے دعا فرمائی اور عراق کی طرف روانہ کیا۔

قارئین کرام! اب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زندگی کا سنہرا دور شروع ہوتا ہے۔ وہ قادسیہ پہنچ جاتے ہیں۔ دشمن کی فوج ایک لاکھ بیس ہزار ہے اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ یزدگرد اور رستم کی طرف اپنے سفیر بھیج رہے ہیں۔ ہاتھ پیغام بھیج رہے ہیں کہ دیکھو صرف تین صورتیں ہیں۔ اسلام لے آؤ تو ہم تم سے لڑائی کیے بغیر واپس چلے جاتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جزیہ (ٹیکس) دینے کا اقرار کر لو اور تیسری صورت یہ ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔ یزدگرد غصے سے بے قابو ہو کر سفیر اسلام سے کہتا ہے: اگر سفیروں کو قتل نہ کرنے کی روایت نہ ہوتی تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔ اس نے لشکر اسلام کے سفیر سیدنا عاصم بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے سر پر مٹی کا ٹوکرا رکھ کر انہیں واپس روانہ کر دو۔ سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے دشمن کی سرزمین کی مٹی کا ٹوکرا اٹھایا اور اسلامی لشکر میں واپس آئے۔ انہوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو مبارک ہو' دشمن نے اپنی زمین خود ہی ہمارے حوالے کر دی ہے اور پھر قادسیہ کے میدان میں تاریخی مقابلہ ہوتا ہے۔ دشمن بہت سے ہاتھی میدان میں لے آیا ہے۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عرق النساء ہے۔ بیماری کی وجہ سے چلنے سے قاصر ہیں۔ ایک اونچی جگہ بیٹھ کر لڑائی کی کمان کی اور احسن طریق سے فوج کو لڑایا۔ مسلمانوں نے اس طرح دادِ شجاعت دی کہ تاریخ میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ فوج کا سالار اعلیٰ رستم میدان جنگ سے بھاگ نکلا اور اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ اس کی فوج بھی میدان چھوڑ کر بھاگتی ہے۔ اس معرکہ میں ایرانیوں کی ایک کثیر تعداد قتل ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو بے پناہ مال غنیمت ملتا ہے جسے مدینہ بھجوا دیا گیا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شفایاب ہو چکے ہیں۔ اب مسلمان فوجوں کا رخ مدائن کی طرف ہے جو کسریٰ کا پایہ تخت ہے۔ راستے میں نہر ہے جسے عبور کرنا آسان نہیں۔ مگر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک تاریخی

فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور پھر مسلمان فوجوں کو گھوڑوں سمیت نہر عبور کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بغیر کسی شخص یا مالی خسارے کے دشمن کے سر پر پہنچ جاتے ہیں۔ دشمن نے دیکھا کہ یہ مسلمان تو ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ انہوں نے اتنی چوڑی اور گہری نہر کیسے عبور کر لی۔ وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ نکلے کہ یہ لوگ انسان نہیں بلکہ یہ تو جن بھوت ہیں۔ ہم جنوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایوان کسریٰ میں داخل ہوتے ہوئے اپنے ماتھے کو بارگاہِ الٰہی میں جھکا دیا اور ان آیات کریمہ کی تلاوت شروع کر دی:

﴿كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝﴾ (الدخان)

''وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے اور کھیتیاں اور راحت بخش ٹھکانے اور وہ آرام کی چیزیں جن میں عیش کر رہے تھے۔ اسی طرح ہو گیا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔''

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کارنامے بہت زیادہ ہیں۔ ان کو نام ونمود سے بڑی نفرت تھی۔ وہ اقتدار کے خواہاں نہ تھے۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا تو ان کو بھی خلافت کی پیش کش کی گئی مگر انہوں نے ہر چیز سے کنارہ کش ہو کر مدینہ سے باہر اپنا خیمہ لگا لیا۔ ان کا بیٹا عمر آتا ہے۔ یہ اپنی بکریاں چرا رہے ہیں۔ ابا جان! آپ یہاں بکریاں چرا رہے ہیں اور لوگوں میں خلافت کے لیے اختلافات چل رہے ہیں۔ بیٹے کی خواہش تھی کہ والد بھی آگے آئیں مگر انہوں نے بیٹے کو سختی سے ڈانٹ دیا۔ پھر بھتیجا آیا' اس نے بھی کہا کہ لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے اس کو بھی ٹال دیا۔

خلفائے راشدین کی اطاعت اور فرماں برداری کرنے والی عشرہ مبشرہ میں شامل یہ عظیم شخصیت عقیق نامی جگہ میں آباد ہے اور وہ وقت آ گیا ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ ان کا سر بیٹے مصعب کے سینے پر رکھا ہوا ہے۔ وہ رو رہا ہے۔ بیٹے کو دیکھا کہ رو رہا ہے تو اس کو تسلی دی کہ بیٹے روتے کیوں ہو؟ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ میں جنتی ہوں۔ ان کے یہ الفاظ اپنے رب کی رحمت پر یقین کامل کا مظہر تھے۔ جب آخری وقت آیا تو ایک صندوق کی طرف اشارہ کیا کہ اس کو کھولو۔ کھولا گیا تو اس میں ایک جبہ تھا۔ کہا کہ یہ وہ جبہ ہے جسے میں نے بدر کے دن پہنا تھا۔ میں نے تو اسے آج کے دن کے لیے سنبھالا ہوا تھا۔ مجھے اسی میں کفن دینا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۸ سال کی تھی۔ مدینہ طیبہ سے دس میل کے فاصلے پر عقیق نامی گاؤں سے ان کے جنازے کو کندھوں پر مسجد الرسول میں لایا گیا۔ مدینہ کے والی مروان بن حکم نے جنازہ پڑھایا۔ امہات المؤمنین نے بھی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یہ آخری مہاجر تھے جن کی وفات مدینہ میں ہوئی۔

❀❀❀❀❀

بقیہ

حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی

صاحب محمد یحییٰ صاحب بھی تشریف لائے تھے اور ایک جماعتی پروگرام میں شریک ہوئے۔ ان کے استغناء کی کئی کہانیاں سامنے آئیں۔ حافظ صاحب کو دیکھ کر آخرت یاد آجاتی تھی۔ اس نفسانفسی کے دور میں اتنا بے غرض انسان! اگلے سال مولانا محمود احمد میر پوریؒ نے پھر سپانسر کیا تو حافظ صاحب نے آنے سے معذرت کر لی اور کہا کہ میں نے استخارہ کیا ہے لیکن مجھے بادل ہی نظر آئے۔ میں نے مزاحاً حضرت حافظ صاحب سے عرض کیا کہ برطانیہ میں بادل تو معمول کی بات ہے۔ خواب میں آپ کو کوئی انوکھی چیز تو نظر نہ آئی۔ مسکرا کر جواب دیا کہ کچھ تو کہنا ہی تھا' جو نظر آیا وہی کہہ دیا کیونکہ سفر برطانیہ میں کوئی مثبت فائدہ نہ تھا لہٰذا معذرت کر دی۔ حضرت حافظ صاحبؒ کا یہ مکتوب ہفت روزہ اہل حدیث میں بھی شائع ہوا تھا۔ حافظ صاحب نے برطانیہ آنے سے کیوں انکار کیا تھا؟ کیونکہ وہ قلب ونظر کے فتنوں سے اپنا ایمان بچانا چاہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ گناہ سے دل کی موت ہو جاتی ہے اور جب دل ہی مر جائے تو نیکی کا پودا مرجھا جاتا ہے۔

حافظ صاحب کی ہمراہی میں کافی دفعہ سفر کرنے کے مواقع ملے۔ دیگر علمائے اسلاف کی طرح حضرت شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ اور حضرت حافظ محمد یحییٰؒ دونوں ہی دوران سفر نماز باجماعت کا خوب اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم شیخ القرآن کے ہمراہ گجرات جا رہے تھے کہ گوجرانولہ گاڑی خراب ہو گئی' اس کی مرمت ہوتی رہی اور حضرت شیخ القرآن نے سڑک کنارے چھوٹی سی مسجد میں جا کر نوافل کی نیت باندھ لی۔ یہی حال حضرت حافظ صاحب کا تھا۔ یہ دونوں بزرگ دوران سفر اپنی اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھتے تھے۔

فریضۂ حج کی ادائیگی

مدینہ یونیورسٹی میں دوران تعلیم ہم طلباء ادائیگی حج کیلئے مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ میں حافظ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ ہم نے انہیں اپنے قافلے میں شامل ہونے کی درخواست کی جو انہوں نے قبول فرمالی۔ موسم نہایت گرم، سہولیات زندگی معدوم لیکن حافظ صاحب کی نیک نفسی اور صالحیت قابل رشک رہی۔ ان کی موجودگی میں ہم جوانوں کو بھی لگام لگی رہی۔ ان کی امامت میں منیٰ وعرفہ اور مزدلفہ میں نمازوں کا لطف دوبالا ہو جاتا تھا۔ عرفات ومزدلفہ سے واپسی پر سب حجاج بہت تھکے ہوتے ہیں۔ منیٰ پہنچتے ہی سارے اصحاب خیمہ میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے۔ حافظ صاحب کا مشورہ تھا کہ ہمیں پہلے فرائض حج ادا کر لینے چاہئیں۔ چنانچہ گرمی' دھوپ اور بھیڑ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام مناسک اپنے وقت پر ادا کیے۔

حضرت حافظ صاحب سے بیرون ملک مقیم ہو جانے کے باعث کافی عرصہ نہ صرف دوری رہی بلکہ رابطہ بھی برقرار نہ رہ سکا۔ ایک بار پاکستان گیا تو حضرت حافظ صاحب کی زیارت کا ارادہ بنا۔ اہل خانہ سمیت ہم نے مرکز بونگا بلوچاں میں حاضری دی۔ جمعہ کے بعد ملاقات ہوئی۔ مرکز بونگہ ہی میں آپ کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ کی اپنی اہلیہ سمیت رہائش بھی تھی۔ جمعہ کے بعد آپ وہاں تشریف لے گئے۔ خواتین بھی کافی تعداد میں وہاں پہنچ کر مسائل پوچھتیں۔ عصر کے بعد ہم واپس ہوئے تو گھر والوں سے خاموشی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ حافظ صاحب کے کمرے میں ایک چارپائی، جس پر ایک سادہ سی چادر بچھی ہوئی تھی' ایک سلور کا گلاس پانی پینے کیلئے اور ایک سلور ہی کی رکابی تھی۔ یہ تھی کل کائنات ان کے گھر کی' دنیوی لحاظ سے یہ متاع زیست دیکھ کر نبی ﷺ کا گھر مبارک کا نمونہ یاد آ گیا۔

حضرت حافظ صاحب کی وفات کی خبر برطانیہ ہی میں سنی' صدمہ سے دوچار ہوا۔ اپنی کم مائیگی کا بڑی شدت سے احساس ہوا کہ ہم تارکین وطن پتہ نہیں کیا حاصل کرتے ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم بہت کچھ کھو دیتے ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کی وفات سے سطح زمین سے ایک ایسی ہستی اٹھ گئی جن جیسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اور ان کے اٹھ جانے سے زمین نہ جانے کتنے خزانے چھپا لیتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جاں نثاریاں!

تحریر: جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

ہم تو خالی نعرے ہی لگاتے ہیں کہ حرمت رسولؐ پر جان بھی قربان ہے۔ اصل میں حرمت رسول پر جان صحابہ نے قربان کی انہوں نے حرمت رسولؐ پر تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔

حرمت رسول اور سیدنا ابودجانہ:

جیسا کہ غزوۂ احد میں سیدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے ہو گئے۔ تیر ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی پشت پر اس حال میں برستے رہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔ اسی حالت میں بہت سے تیر ان کی پشت پر آ کر لگے۔ (سیرت ابن ہشام: ۵۴/۱۳)

حرمت رسول اور سیدنا سعد بن ابی وقاص:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے روز رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا (میرے ماں باپ تجھ پر قربان) مشرکوں میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو خوب قتل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان [ارم] خوب تیر مار۔'' میں نے ایک تیر نکالا جس کے آگے نوک نہیں تھی اور اسے پھینکا تو وہ اس مشرک کی پسلی میں لگا اور مشرک گر پڑا جس سے اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ نبی کریم ﷺ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھیں۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فی فضل سعد بن ابی وقاصؓ)

حرمت رسولؐ اور سیدنا ابوطلحہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کے روز سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال آپ ﷺ کے اوپر کیے ہوئے تھے۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ زبردست تیر انداز تھے۔ اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ جب کوئی صحابی تیروں کا ترکش لے کر نکلتا تو آپ ﷺ اس سے فرماتے: [انثرها لأبي طلحة] ''یہ تیر ابوطلحہ کے لیے رکھ دو۔'' نبی کریم ﷺ جب اپنا سر مبارک اونچا کر کے کافروں کی طرف دیکھتے تو ابوطلحہ عرض کرتے' اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ سر اونچا نہ کریں' کسی کافر کا تیر آپ کو نہ لگے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ سے آگے ہے۔ (مسلم، کتاب الجہاد، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾)

حرمت رسولؐ اور سات انصاری صحابہ کرامؓ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن جب کفار نے آپ ﷺ پر زبردست چڑھائی کر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کافروں کو ہم سے دور کرتا ہے؟ اس کے لیے جنت ہے' یا جنت میں وہ میرا رفیق ہو گا۔'' چنانچہ سات انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باری باری آتے گئے اور مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیا۔ (مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوہ اُحد)

حرمت رسولؐ کے لیے بدر میں صحابہ کرام کا عہد:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے دنوں میں سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ''ہم موسیٰ کی قوم کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جائیں اور لڑیں ہم تو آپ کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے۔ آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ خوش ہو گئے۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ﴾)

حرمت رسولؐ اور سیدنا سعد بن معاذ:

نبی کریم ﷺ نے ابوسفیان کے لشکر کی اطلاع ملنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشورہ دیا تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی: ''ہمارے اموال آپ کے سامنے ہیں' ان کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں اور یہ ہمارے لوگ بھی آپ کے سامنے ہیں' اگر آپ ہمیں ساتھ لے کر سمندر میں کودنا چاہیں گے تو ہم آپ کے ساتھ کود جائیں گے۔ آپ کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں ہر طرف سے لڑیں گے۔ (سیرت ابن ہشام: ۱۸۸/۲)

بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے حرمت رسول ﷺ کی ہر قیمت پر حفاظت کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ (مسند احمد: ۸۹/۲۵ رقم: ۱۵۷۹۸)

اسی طرح انصار مدینہ نے آپ ﷺ کو مدینہ میں پناہ دے کر آپ ﷺ کی حرمت کی حفاظت کا حق ادا کر دیا تھا۔ (بخاری، کتاب المناقب) سیدنا سعد بن ابی وقاص نے رات بھر پہرہ دے کر آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل سعد بن ابی وقاص)

غزوۂ اُحد میں سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حرمت رسول ﷺ کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی، ابواب المناقب)

غزوۂ احد میں سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بھی حرمت رسول ﷺ کے لیے تلوار چلائی۔ (سیرت ابن ہشام: ۵۴۱۳)

غزوۂ اُحد میں سیدنا ابودجانہؓ نے اپنی پشت پر سارے تیر روک کر حرمت رسول ﷺ کا دفاع کیا۔ (سیرت ابن ہشام: ۵۴/۳)

جنگ احزاب میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حرمت رسول ﷺ کی نصرت فرمائی۔ (مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ الاحزاب)

غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے حرمت رسول ﷺ کی حفاظت کی۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب زبیر بن العوامؓ)

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے واقعہ افک میں آپ ﷺ کی نصرت فرمائی۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النور)

غزوۂ حنین میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی حرمت کا بہادری سے دفاع کیا۔ (مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوہ حنین)

❀❀❀❀❀

محمد رسول اللہ ﷺ کانفرنس

❀ مؤرخہ 15/2/15 بمقام 51/S.P تحصیل عارف والہ جامع مسجد قدس اہل حدیث میں محمد رسول اللہ ﷺ کے عنوان سے کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری محمد یٰسین یزدانی سٹیج سیکرٹری تھے معزز مہمان حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی نے ایمان افروز اور شاندار خطاب فرمایا۔ تبلیغی وفد کے ساتھ مولانا محمد اشرف نعیم نے بھی مختصر خطاب کیا۔

منجانب: حافظ ذوالفقار احمد جوئیہ صدر A.Y.F ضلع پاکپتن

یادِ رفتگان

علم، عمل اور حسن و لطافت کے پیکر

حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ

تحریر: جناب حافظ عبدالاعلیٰ درانی

حدیث نبوی میں ہے کہ جو اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور وہ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آسمان والوں کو اپنے محبوب بندے کا پتہ بتادیتا ہے پھر زمین والے بھی اسے محبوب جانتے ہیں۔ علم و عمل کی دنیا میں جن ہستیوں کا نام لسان صدق فی الاٰخرین بنا' ان میں نمایاں ہستی حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ آپ نہایت خوبصورت خدوخال' رنگ ڈھنگ اور حسن و جمال کا مرقع تھے۔ حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے بونگہ بلوچاں (ضلع قصور) کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ بونگہ بلوچاں ایک کھلی اور آبادی سے دور جگہ تھی۔ چاروں طرف ہریالی اور ہرے بھرے کھیتوں کی بہار تھی۔ دریائے راوی پر بنائے گئے ہیڈ بلوکی کے قرب وجوار میں اولکھ بونگہ گاؤں تھا جہاں ہمارے محترم بزرگ حاجی مقبول صاحب ایک فارم کے نگران تھے۔ فیصل آباد میں میری خطابت تھی اور ہر ماہ چاند کا غالباً دوسرا جمعہ مرکز میں حافظ صاحب کا ہوا کرتا تھا۔ ہم فیصل آباد سے جمعہ پڑھنے کیلئے مرکز آتے اور بعض دفعہ حاجی مقبول صاحب کے ہاں رات ٹھہرنے کا پروگرام بنتا۔ مقامی مسجد میں رات کو بیان ہوتا اور بعض دفعہ رات مرکز ہی میں ٹھہرتے تاکہ نماز فجر حافظ صاحب کی امامت میں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوسکے۔ بعض دفعہ حافظ صاحب ہمیں فجر کی نماز اور اس کے بعد درس دینے کیلئے بونگہ گاؤں بھیج دیتے۔ یوں ہم درس تو وہاں دیتے لیکن حافظ صاحب کی امامت میں نماز ادا کرنے سے محرومی کا قلق ضرور ہوتا۔ لیکن الامر فوق الادب کے تقاضے سے ہمیں جانا پڑتا۔ حضرت حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں حسن یوسف عطا کیا تھا وہاں آپ کو لحن داؤدی میں سے بھی حظ وافر ملا تھا۔ تلاوت قرآن میں ایک ایک آیت کو الگ الگ بڑے خوبصورت ترنم کے ساتھ پڑھتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ نماز فجر میں سورہ مدثر کی مسحور کن تلاوت نے عجیب سماں پیدا کردیا تھا۔ مقتدیوں کی سسکیوں سے پورا ہال گونجنے لگ گیا تھا۔ اسی طرح ایک بار سورہ الفجر کی تلاوت نے وہ سماں باندھا جیسے قرآن نازل ہورہا ہو۔

حضرت حافظ صاحب میں دنیا داری نام کو نہ تھی۔ طبیعت میں بے حد سادگی، گفتگو میں متانت، کبھی کسی سے سخت لہجے میں بات نہ کی' کسی کو گالی نہ دی اور نہ گالی کا جواب

ہم نے حافظ صاحب کو اپنی مسجد منصور آباد فیصل آباد اور شاد باغ لاہور میں کئی بار تقریر کیلئے زحمت دی۔ شب بسری کیلئے گھر تشریف لاتے تو آدھی رات کو تہجد میں مشغول ہوجاتے۔ ایک دفعہ شدید گرم رات تھی مگر حافظ صاحب کی تہجد میں تلاوت نے موسم کی شدت کا احساس ہی نہ ہونے دیا۔ جب بھی ان سے کسی غرض سے تشریف لانے کی درخواست کی لاہور یا فیصل آباد تو آپ نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔

حضرت حافظ صاحب ولی کامل ہستی تھے۔ ان کی زندگی اتباع سنت کا بہترین نمونہ تھی۔ انہوں نے اپنی زبان کو فواحشات میں ملوث نہیں کیا۔ کبھی کسی کی چغلی نہیں کھائی۔ اگر کوئی ایسی بات کرتا تو حافظ صاحب اسے ٹوک دیتے۔

حضرت حافظ صاحب کا آبائی حلقہ میر محمد ضلع قصور تھا اس لیے آپ نے بونگہ بلوچاں کو تبلیغی مرکز بنایا۔ آپ ہمہ وقت دعوت دین کے کام میں مشغول رہتے۔ آپ کے مستقل رفقاء میں سے حاجی غلام نبی صاحب فیصل آباد کے تاجر تھے۔ نہایت مخلص و جانثار جو ہمیشہ دعوتی کام میں حافظ صاحب کے معاون رہے۔ آپ نے تبلیغی جماعت کے طرز تبلیغ کو بہت پسند کیا اس لیے اسی آہنگ میں کام کرنے کو اختیار کیا۔ حضرت حافظ صاحب نے شیخ الاساتذہ محدث گوندلوی رحمہ اللہ سے حدیث بھی پڑھی تھی اور توحید و سنت کی دعوت میں اخلاص و اخلاق اور محبت کا رنگ بھر دیا۔ اتفاق سے حضرت مولانا محمد یحییٰ شرقپوریؒ بھی محدث گوندلویؒ کے تلامذہ میں سے تھے جنہوں نے شرق پور جیسے شرک کے گڑھ میں توحید و سنت کی شجر کاری کی۔ تبلیغی میدان میں ان دونوں کی جوڑی بڑی مشہور ہوئی۔ محدث گوندلوی فرمایا کرتے تھے کہ دونوں یحییٰن ہی میری بہترین کمائی ہیں۔

حضرت حافظ یحییٰ صاحب عزیز رحمہ اللہ .....کا تعلق ایک متمول زمیندار خاندان سے تھا' ان کے والد صاحب بھی بڑے کامل ولی اللہ تھے۔ زمیندار ہونے کے باوجود ان کے والدؒ نے بھی ساری زندگی قناعت میں گزاری۔ غرباء پروری ان کی خاص عادت تھی۔ لوگ ان سے پوچھے بنا ان کی فصل کاٹ لیا کرتے تھے لیکن انہوں نے کبھی ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ چارے کا گٹھا خود ہی اس شخص کے سر پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے جب یہ جانا تو سخت شرمندہ ہوا۔ ایک دفعہ گھر کی چاردیواری کو پلستر کروانے کا مشورہ دیا گیا تو بزرگوں نے ناخن کے ساتھ دیوار کو کھودا اور کہا کہ ابھی تو یہ پکی اینٹ لگتی ہے۔ ان کا موقف تھا کہ روپے پیسے کا یہ استعمال خاص طور پر مکان ومحلات میں بالکل غیر ضروری ہے۔

حضرت حافظ یحییٰ صاحب کی والدہ بھی بڑی صالحہ خاتون تھیں' ان کی وفات پر حافظ صاحب نے بیان کیا کہ ہم نے اپنی والدہ سے یہ سیکھا کہ صبر کیا ہوتا ہے۔ حافظ صاحب کے ایک صاحبزادے ہیں غالباً ان کا نام حافظ اسماعیل ہے۔ سنا ہے ان میں بھی بڑی صالحیت ہے۔ حضرت حافظ صاحب کے بھانجے قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ مدینہ یونیورسٹی میں ہمارے ساتھی رہے ہیں۔ کلیہ قرآن میں وہ مجھ سے دو یا تین سال سینئر تھے۔ ان کی تلاوت بڑی پرسوز ہوا کرتی تھی اور ریڈیو پر نشر ہوتی تھی۔ قاری صاحب محترم بھی اپنے ماموں جان کی طرح حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق میں بھی بہت مشہور تھے۔ ان کی نیک نفسی قابل رشک تھی۔

مولانا محمود میر پوری رحمہ اللہ تعالیٰ، جنہوں نے برطانیہ میں جماعت اہل حدیث کی تشکیل کی تھی اور دعوت اسلامی کی غرض سے سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا کرتے تھے جس میں وہ ہندوستان اور پاکستان سے مشہور علماء و مبلغین کو مدعو کیا کرتے تھے۔ ان کی دعوت پر حضرت حافظ

باقی صفحہ 17 پر

ہدیۂ تبریک

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کے ایک بار پھر سینیٹر منتخب ہونے پر ملک اور بیرون ملک سے مبارک باد کے پیغامات بذریعہ ای میلز، خطوط، ٹیلیفون موصول ہو رہے ہیں۔ ''اہلحدیث'' کی تنگ دامانی کے پیش نظر ایک ہی شمارہ میں سب کی اشاعت مشکل ہے۔ چنانچہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ (ادارہ)

- مولانا محمد ابراہیم میر پوری
- حاجی الطاف الرحمٰن گلاسگو
- حافظ عبدالستار عاصم، خطیب ریڈنگ برطانیہ
- چوہدری عبدالرزاق ایم اے برمنگھم
- خالد بشیر ٹارنٹو کینیڈا
- جمیل احمد انصاری کینیڈا
- شاہد انصاری خطیب لندن
- حافظ محمد عثمان مدنی (سعودی عرب)
- مولانا مختار احمد عثمانی جدہ
- قاری عنایت اللہ مکہ مکرمہ
- مولانا عبدالمالک مجاہد (سعودی عرب)
- مولانا عبدالوہاب خلجی (بھارت)
- مولانا شیر خان جمیل احمد دینی سیکرٹری مرکزی جمعیت برطانیہ
- حافظ حبیب الرحمٰن ناظم تبلیغ (برطانیہ)
- مولانا منیر قاسم سینئر نائب امیر (برطانیہ)
- مولانا حافظ حمود الرحمٰن (نائب امیر برطانیہ)
- جناب الطاف قمر (ڈی آئی جی) سابق چیئرمین نارکوٹکس
- چوہدری محمد اسحاق (مانچسٹر) برطانیہ
- حافظ شاہد امین
- حافظ عثمان شاکر
- حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی
- حافظ عبدالغفور طاہر
- حافظ اشرف قمر
- مولانا قاری حنیف ربانی
- مولانا عبدالواحد سلفی
- حافظ مسعود اظہر
- مولانا محمد نعیم بٹ
- مولانا محمد نواز چیمہ
- مولانا منظور احمد
- چوہدری یٰسین ظفر
- حافظ عبدالعلیم یزدانی
- حافظ ثناء اللہ شاہد
- حافظ عبدالرزاق (قلعہ دیدار سنگھ)
- ڈاکٹر ذاکر شاہ
- محمد سلیم چنیوٹی
- عبدالغنی ثاقب
- مصطفیٰ چوہان ہری پور
- سید عبدالغفار عتیق
- شاہنواز تارڑ
- میاں طاہر محمود
- مولانا زبیر احمد ظہیر
- ڈاکٹر تنویر قاسم
- حافظ عبدالسمیع
- فضل الرحمٰن مدنی
- امجد اجمل
- مولانا افضل سردار
- طاہر شیخ
- رانا نصر اللہ خاں
- عبدالرحمٰن ثاقب
- مولانا ابرار ظہیر
- میاں محمود عباس
- حاجی عبدالرزاق
- مولانا محمد یوسف انور
- مولانا عبدالرشید حجازی
- حافظ حسن محمود کیر پوری
- مرزا افتخار بیگ
- فیصل افضل شیخ
- مولانا عبدالرحمٰن آزاد
- نجیب اللہ عابد کوئٹہ
- حافظ ابوسفیان سلفی
- مولانا قاری عنایت اللہ ملتان
- حافظ سلمان اعظم
- سعد مدنی
- ڈاکٹر فیض بھٹی
- محمد سلیم چنیوٹی
- حافظ اشرف قمر

سپاس تعزیت

گذشتہ دنوں میری والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر جن سیاسی و جماعتی رہنماؤں اور احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور بالمشافہ غریب خانہ پر تشریف لا کر، ٹیلیفون یا مراسلہ کے ذریعے تعزیت کا اظہار کیا میں ان تمام دوست احباب کا بے حد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

(مولانا) محمد نعیم بٹ۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

دعائے صحت

قاری زاہد اقبال کاہلوں ان دنوں بعارضہ قلب ہسپتال داخل ہیں۔ قارئین کرام! موصوف کی صحت کاملہ، عاجلہ و نافعہ کی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب MNA کی اہلیہ محترمہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اس پر اہلحدیث یوتھ فورس کے اراکین مرحومہ کی مغفرت تامہ کے ساتھ جملہ متعلقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

منجانب: حافظ حفیظ الرحمٰن محمدی، ناظم نشر و اشاعت A.Y.F ضلع اٹک 0344-5732793

ضرورت قراء کرام

مرکز ابوہریرہ اہلحدیث دارو غہ والا لاہور میں شعبہ حفظ کے لیے محنتی، مشفق اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی ضرورت ہے۔

رابطہ: قاری محمد عبداللہ
0300-4880673 - 042-36851945

علاقہ بدوملہی کی تبلیغی سرگرمیاں

سال ہجری ۱۴۳۶ کی پہلی سہ ماہی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس و اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مقامی یونٹوں کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل پروگرام منعقد ہوئے:

- مرکزی جامع مسجد قدس اہل حدیث بدوملہی میں منعقدہ مقام صحابہ کانفرنس میں مولانا عبدالرزاق طاہر، مولانا بنیامین عابد، عبدالوحید بٹ اور حافظ سلمان اعظم نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد محمدیہ بدوملہی میں شان اہل بیت کانفرنس سے مولانا شاہد ربانی اور مولانا محمد نواز چیمہ نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد علی جاکے میں حافظ محمد یوسف مجاہد نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد رحمانیہ کھوکھر والی میں مولانا ندیم الرحمان اور قاری محمد حنیف ربانی نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد اہل حدیث خانہ میاں والی میں قاری محمد عارف ظہیر اور مولانا ابوبکر سلطان یزدانی نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد اہل حدیث آدو کے مہیس میں قاری محمد ارشد بیگم کوٹی، قاری صفدر قاسمی اور قاری عبدالمتین اصغر نے خطاب کیا۔
- مرکزی جامع مسجد قدس اہل حدیث بدوملہی میں حافظ محمد عدیل وزیر آبادی نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد محمدیہ بدوملہی میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے مولانا محمد نواز چیمہ نے خطاب کیا۔
- اکبری مسجد بدوملہی میں شان مصطفیٰ کانفرنس سے قاری شفیق الرحمان چشتی نے خطاب کیا۔
- جامع مسجد رحمانیہ گلہ مہاراں میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا ناصر مدنی، مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی نے خطاب کیا۔
- نیلم چوک رعیہ خاص میں قاری شفیق الرحمان چشتی، مولانا مزمل پسروری، قاری محمد عارف ظہیر، عبدالوحید بٹ، فیصل سعید، حافظ سیف اللہ ارشد اور حافظ محمد یوسف پسروری نے خطاب کیا۔

منجانب: نذیر احمد اسد سندھو

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع میاری کے انتخابات

20 دسمبر 2014ء کو مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع میاری سندھ کے ضلعی انتخابات جناب عبداللہ فاروقی، ناظم ضلعی انتخابات اور مفتی حافظ خالد اکرم المدنی کی سربراہی میں منعقد ہوئے، جو درج ذیل ہیں۔

- امیر: حافظ عبدالعزیز کاکا
- ناظم: حافظ زبیر احمد کاکا
- ناظم مالیات: محترم محمد خان
- المرسل: حافظ عبدالعزیز کاکا، امیر ضلع میاری سندھ

اخبار الجماعۃ

[illegible] کانفرنس

۞ 22 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد مرکز معاذ بن جبلؓ اہل حدیث لدھڑ میں سالانہ سیرت امام الانبیا ﷺ کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جس میں حضرت مولانا عبدالرؤوف یزدانی گوجرانوالہ' قاری محمد یٰسین بلوچ چیچہ وطنی' حضرت مولانا ناصر مدنی لاہور اور مولانا حافظ محمد ادریس گوہڑوی نوشہرہ ورکاں اور حضرت مولانا محمد یوسف راشد گوجرانوالہ' نعت خواں جناب فداء الرحمٰن اور تلاوت حافظ عمیر افضل صارم اور الشیخ قاری عدنان شفیق نوری خطابات اور تلاوت پیش فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد افضل صارم' خطیب جامع مسجد معاذ بن جبل اہلحدیث لدھڑ' سیالکوٹ 0301-6184078

[illegible]

۞ مولانا محمد ابراہیم ظہیر امیر تحصیل چیچہ وطنی اور مولانا محمد عبداللہ سلیم صدر A.Y.F تحصیل چیچہ وطنی نے جام پور کا تبلیغی دورہ کیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل جامپور کے امیر ملک محمد راشد عمران' مولانا محمد لیاقت صدیقی (راقم) محمد اسماعیل ساجد اور دیگر احباب جماعت سے تنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔ بعد نماز ظہر مرکز اہلحدیث جامپور میں مولانا محمد ابراہیم ظہیر نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ توحید وسنت کی دعوت ملک کے کونے کونے میں پہنچانا مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس کی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنے قائدین سینیٹر پروفیسر ساجد میر' ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد' نائب ناظم پنجاب

[illegible]

۞ 6 مارچ 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ میں مولانا قاری شفیق الرحمٰن صاحب نے شان مصطفیٰ ﷺ پر ارشاد فرمایا۔ ان کا خطاب مدلل وپرتاثیر تھا۔

منجانب: عبدالغفور واہلہ چک ہذا

[illegible] کانفرنس

۞ مرکز الایمان کروڑ ضلع لیہ کی سالانہ کانفرنس 17 مارچ 2015ء کو منعقد ہوگی جس میں مولانا قاری محمد حنیف ربانی' سید سبطین شاہ نقوی خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: حافظ محمد اشتیاق' ناظم نشرواشاعت ضلع لیہ

مولانا محمد نعیم بٹ سے اظہار تعزیت

۞ گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ اور ممبر قرآن بورڈ مولانا محمد نعیم بٹ سے رانا محمد شفیق خاں پسروری' حافظ عبدالباسط شیخوپوری' مولانا نصر اللہ خاں بھٹی' مولانا محمد دین ندیم پنڈی بھٹیاں' مولانا شمشاد سلفی آف نارنگ' حافظ عمران تبسم' مولانا عطاء اللہ محمدی' مولانا لقمان علوی' مولانا عبدالمجید رحمانی' حافظ بابر فاروق رحیمی اور قاری عصمت اللہ ظہیر نے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور ان کی والدہ محترمہ کی وفات پر ان سے اظہار تعزیت کیا۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی۔ ناظم دفتر پنجاب

پانچویں سالانہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس

۞ 22 مارچ 2015ء بروز اتوار بوقت 11 بجے دن تا نماز مغرب مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام بمقام جامع مسجد فاطمہ بنت محمد اہل حدیث کھوہ کھرلاں پنڈی بھٹیاں پانچویں سالانہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس زیر سرپرستی چوہدری رائے نذر حسین' زیر صدارت مولانا محمد دین ندیم ناظم ضلع حافظ آباد منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین قاری محمد خالد مجاہد' مولانا ناصر مدنی' حافظ محمد عمران تبسم' صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب' مولانا رائے محمد اشرف ربانی' مولانا رفیق طاہر فاروق آبادی خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: رائے رب نواز محمدی' صدر اہل حدیث یوتھ فورس کھوہ کھرلاں تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس حلقہ حبیب آباد کی تبلیغی [illegible]

۞ مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس حلقہ حبیب آباد کا ایک اہم اجلاس مرکزی جامع مسجد محمدیہ میں زیر صدارت قاری ابراہیم حامد امیر حبیب آباد منعقد ہوا جس میں تمام مساجد اہلحدیث میں حرمت رسول ﷺ پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ منجانب: محمد طارق ثاقب' ناظم تبلیغ حبیب آباد

[illegible]

۞ ایک قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں۔ اگر کہیں مسجد ومدرسہ میں ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ ترجیحاً سرگودھا ولاہور یا گردونواح۔

رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

انا للہ وانا الیہ راجعون

الشیخ مولانا مبشر احمد مدنی وصدمہ

۞ گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب اور چیئرمین فنانس کمیٹی پیغام ٹی وی الشیخ مولانا مبشر احمد مدنی کے کزن جناب طارق محمود قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ الشیخ مولانا مبشر احمد مدنی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مختلف طبقہ ہائے فکر اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم نیک طینت' ملنسار' پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

شریک غم: عبدالرحیم قریشی۔ ناظم دفتر پنجاب)

شیخ الحدیث مولانا محمد اسلم حلوی دار الفنا سے دار البقا سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۞ 10 مارچ 2015ء بروز منگل مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد اسلم حلوی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ سے بہ عارضہ جگر صاحب فراش تھے۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام (کوٹ بھوانیداس) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام' طلبہ' کارکنان' جماعتی ذمہ داران واحباب جماعت سمیت مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم نیک طینت' ملنسار' صلح جو' پابند صوم وصلوٰۃ اور شب بیدار عالم دین تھے۔ دعا ہے اللہ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین! مرحوم نے ایک بیٹا' تین بیٹیاں اور ایک بیوہ کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

[illegible]

۞ پرچہ پریس میں جا رہا تھا خبر ملی کہ مولانا امان اللہ مجاہد خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث سیالکوٹ۔ فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

۞ گزشتہ دنوں جماعت کے سرگرم کارکن محمد اختر توحیدی کا پوتا رضائے الٰہی سے انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: ڈاکٹر عبدالسمیع' ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

انتقال پر ملال

✿ جامعہ اسلامیہ گلستان ٹاؤن خانیوال روڈ ملتان کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن شاہین اثری، خالد محمود خان (محمود کوٹ) کی والدہ محترمہ اہل حدیث یوتھ فورس کے رہنماؤں قاری ہدایت اللہ اور محمد عبداللہ کی نانی جان انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نے اپنی زندگی قرآن وسنت کی تعلیم وترویج کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ کوٹلہ تولے خان میں قرآن وحدیث کی تدریس کرتی رہیں اسی جامعہ کی نگران بھی رہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جلال باقری جنازہ گاہ قدیر آباد میں نماز جمعہ کے بعد ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مولانا عبدالرحمٰن شاہین نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جماعتی قائدین، علماء کرام سیاسی دنیا، کارکن طلبہ صحافی اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، مخدوم جاوید ہاشمی، صوبائی وزیر چوہدری عبدالوحید ارائیں، مولانا نعیم بٹ، ایم پی اے حاجی احسان الدین قریشی، ناظم پنجاب میاں محمود عباس، مفتی جماعت حافظ عبدالستار الحماد، حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، مولانا خلیل الرحمٰن جاوید کراچی، حافظ عمران تبسم، نجیب اللہ عابد کوئٹہ، عامر صدیقی صدر جنوبی پنجاب، عبدالکریم ندیم، سید سبطین شاہ نقوی، قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا عبدالرحمٰن چیمہ، ودیگر احباب نے اظہار تعزیت کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

رابطہ: مولانا عبدالرحمٰن شاہین 0300-6366201

قاری ہدایت اللہ 0306-6509415

✿ ممتاز خطیب قاری مصطفیٰ ظہیر سیالکوٹی کے ہم زلف مولانا محمد امین (چتوکی) 18 فروری 2015ء بروز بدھ اپنے آبائی گاؤں تاراگڑھ چک نمبر 44 تحصیل چتوکی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی گوجرانوالہ کے ناظم نشر واشاعت مولانا حجاج اللہ صمدانی نے پڑھائی۔ قاری عبدالرحیم ساجد نے قبر پر دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم نے ایک بیوہ، چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: قاری سرفراز نجمی خطیب سیالکوٹ شہر

✿ گزشتہ دنوں جماعت کے دیرینہ کارکن مولانا اللہ دتہ مجاہد کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ فیروزوٹواں قبرستان والے جنازگاہ میں امیر ضلع حافظ عبدالباسط شیخوپوری نے پڑھائی۔ مرحومہ نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری خطاؤں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: محمد عمران مجاہد منیر فیروزوٹواں (شیخوپورہ)

✿ جامعہ دارالقرآن والسنہ للبنات سید پارک صدیق اکبر ٹاؤن دھلے گوجرانوالہ کے بانی حاجی محمد بشیر صاحب 16 فروری کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نہایت متقی، خوش اخلاق اور دین کے خادم تھے۔ جامعہ کی تعمیر وترقی میں اپنی حبیب سے خرچ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی حسنات کو قبول فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جامعہ کی ناظمہ محترمہ جمیلہ بشیر صاحبہ ہیں۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ ہذا

آداب زندگی سے متعلق احادیث وآثار کا بیش بہا مجموعہ

الادب المفرد

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری

ترجمہ: مولانا محمد ارشد کمال حفیظ وراقانت: علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تقدیم: شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد تقدیم: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

فرنٹ سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232360

941-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

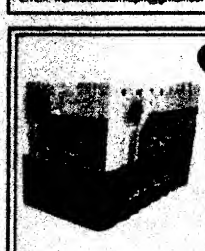

صحیح بخاری

مترجم: مولانا محمد داؤد راز تقدیم: شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد محدث العصر حافظ زبیر علی زئی

تخریج: تخلیۃ الشیخ احمد شھوۃ تخلیۃ الشیخ احمد عنایۃ

● اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام ● مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ ہندیہ کے مطابق تصحیح کا اہتمام ● خوبصورت طباعت، دیدہ زیب سرورق، خوبصورت وصاف لکھائی اور اعلیٰ طباعتی معیار کے ساتھ دو مختلف آپشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

فرنٹ سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232360

941-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ "ایزی پیپر سوپ" جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول وکالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی، ایماندار، کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال

0335/0300-5150317

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد القمان ابو معاویہ القاسم

حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالاعتصام پاکستان

اصولی، نظریاتی، فکری ادارہ

21 شعبہ جات کا منفرد ادارہ

گلی شریف بیکری والی اندرون لوہے والی پلی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ Help:0347-6161363

آیئے 12 سال میں میٹرک کروانے کی بجائے اپنے بچے کو صرف آٹھ سالوں میں خاص اللہ کی توفیق سے میٹرک کروائیں اور ساتھ قرآن کا حافظ بنائیں

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآن ہاؤس

آٹھ سالہ قرآن کورس سے فراغت کے وقت کیا کچھ حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ

ناظرہ
حفظ
فہم
قرأت
ترجمہ
اتقان
میٹرک

- حفظ القرآن کی سند
- وفاق کی سند میٹرک کی سند
- تجوید وقرأت کی سند
- سکل ان قرآن کی سند

رابطہ

دارالاعتصام پاکستان

گلی شریف بیکری والی اندرون لوہے والی پلی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

Help:0347-6161363

URL:www.darulaitasam.blogspot.com Email:darulaitasam@gmail.com

میٹرک لیول، ایف اے لیول، بی اے لیول اور ایم اے لیول کورسز کا آغاز

الاعتصام اسلامک اوپن یونیورسٹی

گھر بیٹھے سکل ان میٹرک سکل ان ایف اے سکل ان بی اے سکل ان ایم اے کریں

داخلہ جاری ہے

طریقہ کار

- یونیورسٹی کے آفیشل پیج پر اطلاع / انکریمنٹ فارم منگوائیں جسکو فل کر کے بمعہ کوائف و مقررہ فیس منی آرڈر کے ہمارے پاس بھیجیں۔
- کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد میرٹ کی بنیاد پر آپ کا داخلہ کیا جائے گا جسکی اطلاع بذریعہ SMS و ڈاک آپکو دے دی جائے گی۔ اور مشقیں بھی بھیج دی جائیں گی
- مقررہ نصاب کی گھر بیٹھے تیاری کریں، ہر سمسٹر کی ایک مشق ہے۔ کل چار مشقیں مقررہ تاریخ تک حل کر کے بھیجیں اور آخر میں تحریری امتحان ہوگا۔ کامیابی پر آپ کو سند جاری کی جائے گی۔

نصاب کی تفصیل یا مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں

دارالاعتصام پاکستان

گلی شریف بیکری والی اندرون لوہے والی پلی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

Help:0347-6161363

ماہنامہ محدث

علمی و تحقیقی مجلہ برائے حدیث و اسلامیات

- درجنوں علمی و تحقیقی مضامین پر مشتمل ہر شمارہ
- ہر مضمون کا مواد حوالہ جات سے مزین
- ہر ماہ کی 15 تاریخ کو دستیاب

آج ہی لگوائیں

فیس فی شمارہ 15 روپے

سالانہ 200 روپے

دفتر دارالاعتصام پاکستان

گلی شریف بیکری والی اندرون لوہے والی پلی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

Help:0347-6161363

الکرم لاؤڈ اسپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نئیں گوجرانوالہ

055-4212804,4226706-0300-6430029

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

شہر یار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونیفارم، مائیک ہارمونیم اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

گلوبل

نام ہی کافی ہے

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونیفارم، مائیک ہارمونیم اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ہم قائد ملت داعی اتحاد امت، سفیر امن محبّ وطن

جناب حافظ پروفیسر ساجد میر صاحب حفظ اللہ

امیر مرکزی [illegible] ستان

چوتھی بار مسلسل [illegible] منتخب ہونے پر دلی [illegible] ائیوں سے

مبارک باد پیش کرتے ہیں

اور دعا گو ہیں کہ اللہ [illegible] اسلام اور عوام کی صحیح نمائندگی اور مزید خدمت کرنے کی توفیق و سداد عطا فرمائے

منجانب: بھٹی برادران

ڈاکٹر فیض احمد بھٹی (جہلم) ماسٹر اشفاق احمد بھٹی (کنگن پور) حاجی غلام مصطفیٰ بھٹی (کنگن پور)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیضل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا اکسیر مرکب

- ☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
- ☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
- ☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
- ☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
- ☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

33 اجزاء

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا کنج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	ترنجبین	مالچھر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

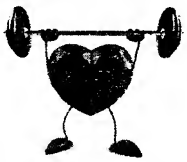

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادر نجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
کل وبخی	الائچی خورد	کہربا شمی	بہمن سرخ	

ہمدرد حکیم اجمل کا اکسیر مرہم

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

فیضل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند نزلہ	مرگی	کڑل پڑنا	پلوری	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصابہ	نکسیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کا ڈال بند ہونا	اپینڈکس	جنون
شقیقہ	مونہہ سے بدبو	رعشہ	عظم غدد درقیہ	کولسٹرول	بھوک بند ہونا	بھگندر	اعصابی کمزوری
سبات	رال بہنا	مالی خولیا	دمہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تخدیر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	ٹیلشن	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یورپا	ایزوسپرمیا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلاسیمیا	اماس	کریٹی خن	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

رابطہ نمبر دبئی
00971507346751
رابطہ نمبر سعودی عرب
00966592793211

0345-7545119
0313-7545119

Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

IATA

تکبیر

ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

حج - عمرہ - ایئر ٹکٹنگ

وزارت مذہبی امور لائسنس نمبر 3246

قافلہ حج زیر قیادت: **مولانا محمد زبیر عقیل** فاضل مدینہ یونیورسٹی۔ ان شاء اللہ 0300-8450426

☆ .....آپ فاضل مدینہ یونیورسٹی عالم دین کی قیادت میں حج ادا فرمائیں گے۔

☆ .....ارکان حج کی ادائیگی اور نماز باجماعت کی ادائیگی مسنون طریقہ سے ہوگی۔

☆ .....منیٰ اور عرفات میں قیام کے دوران دروس کا اہتمام ہوگا اور آپ کو پیش آمدہ مسائل کی دینی رہنمائی میسر ہوگی۔ ان شاء اللہ

عمرہ

سعودی کمپنی سے ڈائریکٹ ایگریمنٹ
بہترین ہوٹلز، لگژری ٹرانسپورٹ
اعلیٰ سروسز، با اخلاق سٹاف
پیکجز کے لئے رابطہ کریں۔

سردار محمد نواز ڈوگر۔ 03004699430

شاور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور فون 2-37525001-042

بمقام جامع مسجد قباء اہلحدیث الکرم پارک دھوبی گھاٹ داروغہ والا لاہور

زیر نگرانی

جناب حافظ محمد یونس آزاد صاحب

محترم قاری مشتاق احمد فاروقی صاحب

تلاوت

جناب قاری عبداودود عاصم صاحب

کانفرنس

بڑے ترک اہتمام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

23 مارچ 2015

بروز سوموار

بعد از عشاء

حمد و نعت

منظور احمد صاحب

شاعر توحید و سنت

قاری عبداودود عاصم صاحب

جناب حافظ مرصد فاروقی صاحب

مقررین

جانشین یزدانی فضیلۃ الشیخ

حضرت مولانا قاری حافظ محمد حنیف بابی صاحب حفظہ اللہ کامونکی

موضوع: اسلام میں عورت کا مقام

شیر پنجاب

حضرت مولانا حافظ محمد یوسف سپراوی صاحب حفظہ اللہ

موضوع: تربیت اولاد

عظیم سکالر

حضرت مولانا پروفیسر حافظ عبدالرزاق جدسلا صاحب حفظہ اللہ فیصل آباد

موضوع: رزق حلال کی برکات

محترم جناب

حضرت مولانا ابوالحسن راسخ عبدالمنان صاحب حفظہ اللہ فیصل آباد

موضوع: نمازی کا مقام بے نمازی کا انجام

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل کیجاتی ہے

انتظامیہ و معاونین جامع مسجد ہذا

ذوالحلیفہ ٹریولز

چیف ایگزیکٹو حافظ عبدالرحیم مغل، حفظہ رحیم، حمزہ رحیم

335 جی ٹی روڈ نزد الفلاح بینک داروغہ والا لاہور

042-36531166

0321-4114174

منفرد تعلیمی پروگرام

وفاق المدارس سلفیہ سے الحاق شدہ

میٹرک درس نظامی

پرائمری پاس طلباء کیلئے

مع

5 سال عرصہ

مڈل اور میٹرک کا امتحان

بمطابق گوجرانوالہ بورڈ

حفظ القرآن

مع

مڈل عرصہ 3 سال

ہاسٹل، کھانا، میڈیکل

اور درسی کتب

بذمہ ادارہ

انجمن جامع مسجد توحید رجسٹرڈ محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد کے زیر انتظام

زیر سرپرستی

مفسر قرآن فضیلۃ الشیخ مفکر اسلام

محترم جناب پروفیسر مولانا حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث صاحب پنجاب

داخلے جاری ہے

اس سال صرف 25 طلباء کو داخل کیا جائے گا پنجم جماعت کے امتحانی نتائج کا انتظار کرنیوالے طلباء بھی مشروط داخلہ لے سکتے ہیں

نوٹ

آغاز کلاس یکم اپریل 2015 سے ہوگا

(ان شاء اللہ)

دیگر شعبے

مدرسۃ البنات

ناظرہ قرآن مجید، ترجمہ قرآن حکیم

تصنیف و تالیف دعوت و تبلیغ

سکولز، کالجز کے طلباء اور عوام الناس کی دینی واقفیت اور قرآنی علوم و معارف سے آگاہی کیلئے

ترجمہ کلاس

عام

0321/0302/0332-4596975

055-6600392
0322-6262492
0333-4493175

انجمن جامع مسجد توحید رجسٹرڈ محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد

مبارکباد ★ مبارکباد ★ مبارکباد ★ مبارکباد ★ مبارکباد

الحمدللہ رب العالمین

چشم ماروشن دل ماشاد

دنیا بھر میں سلفیوں کی پہچان • ملت اسلامیہ کے ترجمان اور بے باک سفیر

قائد اہلحدیث، سینیٹر، پروفیسر علامہ حافظ

ساجد میر صاحب

امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

کو چوتھی مرتبہ سینیٹر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب

قاری زاہد محمود سعیدی صاحب
صاحبزادہ
ضلعی نائب امیر مرکزیہ

حکیم راشد محمود سعیدی صاحب
صاحبزادہ
خطیب جامع ہذا

محترم ناصر محمود سعیدی صاحب
صاحبزادہ
پروفیسر صاحب

خادم الجامعات حاجی زادہ شاہد محمود سعیدی

دارالعلوم رحمانیہ جامعہ رحمانیہ للبنات
اڈا لاریاں فاروق آباد
0333-4278240
0301-4680156
0333-4122329
0334-4074008

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور کے زیر اہتمام

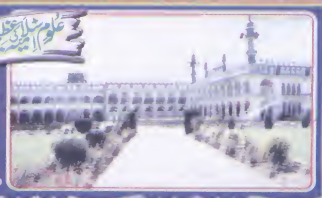

مرکز اہلحدیث بائی پاس روڈ خانپور کے وسیع پنڈال میں

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

سہ روزہ تاریخ ساز طلیعہ الثانی

علوم اسلامیہ کا عظیم سرچشمہ

ڈاکٹر عبدالکریم حفظہ اللہ

علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

39 ویں سالانہ

پیغام

عبدالرؤف ملکانی صدیقی کا

میرے اس جشن کی آبیاری کرنا اور ان کی خوشیاں دوبالا کرنے دینا۔ یہ کانفرنس میری اور میری جماعت کی پہچان ہے، ان کو جماری رکھنا

تحفظ ناموس رسالت ریلی

29 مارچ 2015

بروز اتوار بعد نماز عصر ان شاء اللہ

28 مارچ بروز ہفتہ خصوصی نشست سوالات جوابات

ان شاء اللہ عزیز و اقارب کے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگی

بروز جمعہ ہفتہ اتوار

29 28 27 مارچ 2015 | ۶-۷-۸ جمادی الثانی

محمد ابراہیم مدنی | محمد جمیل ایم اے | پروفیسر سید ساجد علی حافظ | مولانا سید سبطین شاہ نقوی | مولانا عبدالعلیم یزدانی

محمد اسحاق | محمد یونس بٹ | ڈاکٹر محمد خالد علوی | محمد یونس | شاہد امین | محمد اشرف | محمد سلیمان

عبدالحفیظ | عمر صدیق | مولانا منظور احمد صاحب | ذاکر الرحمن | زبیر احمد ظہیر

عبدالرشید | سیف اللہ خالد | عبدالرحیم کلیم | محمد ابراہیم طارق | خلیل پوری خان | امان اللہ مدنی | محمد اسحاق | محمد یعقوب

محمد نواز | محمد انس مدنی | صہیب ساجد | محمد اسحاق | بابر فاروق | محمد عثمان | لغۃ الرحمن | عبدالخالق

طارق محمود | عبدالباسط | بنیامین عابد | عبدالودود | محمد نعیم | محمد شفیق | عبدالغفور راشد | محمد یونس | حامد محمود

جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور

ضلع رحیم یار خان پاکستان

رابطہ 0300-7828823 | 068-5571589

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

یٰیحییٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاقوم

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کے زیر اہتمام

دوسرا سالانہ

اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ جمعہ کا آغاز 12:30 بجے ہوگا۔

منعقد ہو رہا ہے (انشاء اللہ)

مورخہ

27 مارچ 2015ء

بمقام

ریلوے پارک
نزد ریلوے اسٹیشن
نئی منڈی
حبیب آباد

0345-7504296
0302-7574056
0347-7208388
0307-4660434

زیر سرپرستی

حضرت مولانا میاں محمد نذیر صاحب
سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث حبیب آباد

حضرت مولانا محمد زبیر مجاہد صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل چیچہ وطنی

زیر نگرانی

قاری محمد ابراہیم حامد
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث حبیب آباد

حضرت مولانا حبیب الرحمن یزدانی
ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث حبیب آباد

حضرت مولانا قاری فاروق اعظم
صدر اہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد

مبشر رحمان سلفی
جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد

شیر اسلام بے باک خطیب حضرت مولانا

للکار اہلحدیث، شمس العلماء، مبلغ اسلام
قائد اہلحدیث، شیر اہلحدیث
داعی کتاب وسنت

محمد نعیم بٹ صاحب

ممبر قرآن بورڈ حکومت پنجاب
ممبر اتحاد بین المسلمین حکومت پنجاب
سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بعد نماز جمعہ خطاب ارشاد فرمائیں گے۔

قائد پنجاب حضرت مولانا

میاں محمود عباس صاحب

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب

خواتین کے لیے پردہ کا اعظم ہوگا

اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل کی جاتی ہے

زیر انتظام سجاد اسماعیل پتوکی 0346-4503270

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد